ماہنامہ

نوائے صوفیہ

انٹرنیشنل
اسلام آباد

شمارہ نمبر 90 | قیمت پندرہ روپے | جون 2006ء



سلترو جہاں سے حضرت امیر کبیر سیّد علی ہمدانی پیدل یارقند تشریف لے گئے

شاہ سیّد نور بخشؒ

نورِ حق کا ہیں اجالا شاہ سیّد نور بخشؒ
چاند کے اطراف ہالہ شاہ سیّد نور بخشؒ

خطۂ کشمیر و سبزہ زار بلتستان کو
راہِ حق پر جس نے ڈالا شاہ سیّد نور بخشؒ

مسجد چھچن ہوئی آباد جن کے فیض سے
جن سے خوش رب تعالیٰ شاہ سیّد نور بخشؒ

تیرگی میں قہر کے ڈوبے ہوئے انسان کو
جس نے پستی سے نکالا شاہ سیّد نور بخشؒ

پیکرِ صدق و صفا انسان کی تصویر میں
یا تصوف کا حوالہ شاہ سیّد نور بخشؒ

جہل کی پھیلی ہوئی پستی میں تا حدِ نظر
روشنی کا ہیں ہمالہ شاہ سیّد نور بخشؒ

ایک مینارہ ہیں وہ نورِ بصیرت کا قمر
ہر طرف جن کا اجالا شاہ سیّد نور بخشؒ

علی احمد قمر

تفکر و تذکر

(اداریہ)

عالم اسلام مختلف اسلامی ریاستوں میں بٹا ہوا ہے۔ ایک عظیم نظریے کا حامل ہونے کی وجہ سے عالم اسلام کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ نظریاتی ممالک اگرچہ بہت زیادہ نظر آتے ہیں۔ گنتی کی ضرورت نہیں۔ ہر نظریاتی ملک اپنا ایک خاص تشخص رکھتا ہے۔ اس خاص تشخص کی وجہ سے وہ دیگر نظریاتی ممالک میں قدرے ممتاز اور نمایاں نظر آتا ہے۔ عالم اسلام کے بٹوارے میں بھی ہمیں کئی جہات نظر آتی ہیں۔ ایک جہت ایسی ہے جو درحقیقت ہر ایک اسلامی ریاست میں یکساں طور پر اپنائی جاتی ہے وہ ہے خالص اسلامی معاشرہ۔ اسلامی معاشرہ بھی بدقسمتی سے بٹوارے کی زد میں نظر آتا ہے۔ اس کی تفصیل اور تاریخ کا تذکرہ ہمارا مقصد نہیں بلکہ ہمارا مقصد اپنا اسلامی معاشرہ، اپنی ممتاز ترین شکل میں رکھنا اور فلاح دارین کے لئے رب العالمین کے مقرر کردہ عملی زندگی کے دائرے میں رہ کر خود کو حاصل مختصر لمحات عمر کو غیر مفید مادی مصروفیتوں میں ضائع کرنے کے بجائے مفید معنوی مصروفیتوں میں لگائے رکھنا ہے۔ ہم اہل صوفیہ نوربخشیہ کا اسلامی معاشرہ صوفیانہ اسلامی معاشرہ ہے۔ ہم صوفیانہ اسلامی معاشرے کے مطابق عملی زندگی بسر کرنے کے پابند ہیں۔ ہمارے بزرگانِ دین نے صوفیانہ اسلامی معاشرہ اپنانے کی تاکید اور تبلیغ کو اپنا شعار بنا رکھا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ تاریخ کے اوراق میں یکتائے روزگار نظر آتے ہیں اور لوگوں کے دلوں میں گھر کیے ہوئے ہیں۔ گویا ارباب اقتدار لوگوں کے اجسام وابدان پر حکمران قرار پاتے ہیں۔ دلوں کی حکمرانی سے وہ یکسر محروم ہوتے ہیں۔ جبکہ اصحابِ کرامات بزرگان دین لوگوں کے دلوں پر حکمران قرار پاتے ہیں چنانچہ عقلمندی کا تقاضا ہے کہ ہم اس مشینی دور میں اپنے اصحاب کرامات بزرگانِ دین کی عملی زندگی کے مطابق عملی زندگی بسر کرنے میں ہی حقیقی عافیت سمجھیں۔ یہی نجات کا ذریعہ ہے۔ اُخروی سرخروئی کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ ہم اپنے معنوی وجود میں کسی قسم کی رخنہ اندازی کو مسترد کر دیں اور ہر حال میں اپنے معنوی وجود کو پاک وصاف رکھیں۔ رب العالمین نے اس کام کے لئے ہمیں شہد کی مکھی کے نظام سے سبق حاصل کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ سورۃ نحل میں اللہ پاک نے شہد کی مکھی کے نظام اور شہد کے فوائد یعنی باعثِ شفا ہونے کے بیان کے بعد یوں فرمایا ہے: اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ. (سورۃ نحل۔ آیت نمبر 11) ”شہد کی مکھی کے نظام میں غور وفکر کرنے والی قوموں کے لئے ایک بڑی نشانی ہے۔“

تفاسیر سے پتہ چلتا ہے کہ شہد کی مکھی کا نظام نہایت عمدہ ہے۔ چھتے کو نہایت پاک وصاف رکھنے کے لئے شہد کی مکھیوں کی ایک قابلِ ذکر تعداد سیکیورٹی گارڈ کا فریضہ انجام دیتی ہے۔ اگر کوئی مکھی بے اختیاری میں بھی کسی گندی جگہ کو

پھو کر چھتے کی طرف آ رہی ہو تو محافظ مکھیاں فوراً حرکت میں آتی ہیں اور گندی جگہ سے مس ہو کر آنے والی مکھی کو چھتے سے کافی فاصلے پر موت سے ہمکنار کر دیتی ہیں۔ اس نظام سے سبق سیکھنے کی ضرورت موجودہ دور میں سب سے زیادہ ہے۔ ہر سُو نفسانفسی کا عالم طاری ہے۔ دُنیوی زندگی میں لوگ غرق ہو رہے ہیں صوفیانہ اسلامی معاشرہ غیر صوفیانہ اسلامی معاشرہ کی آمیزش کی وجہ سے سخت دھندلا گیا ہے۔ ایسے میں شہد کی مکھی کے نظام سے سبق حاصل کر کے غیر صوفیانہ اسلامی معاشرے کی رنگینیوں کو صوفیانہ اسلامی معاشرے میں دخل انداز ہونے سے روکنا ہر عقلمند فرد صوفی کی ذمہ داری ہے۔ اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا اور اس سے عہدہ برآ ہونا باعث کامرانی ہے۔ خوب آگاہ رہے کہ غیر صوفیانہ اسلامی معاشرہ خیر القرون کے بہت بعد وجود پذیر ہوا ہے۔ اس سے بدعات کو بڑا فروغ ملا ہے۔

ہم اہلِ صوفیہ نوربخشیہ کے لئے ضروری ہے کہ ہم جملہ بدعاتِ شرعیہ سے کوسوں دور رہنے کا رجحانات اپناتے رہیں اور شریعت محمدیہ کے مطابق عملی زندگی گزاریں اور اس کی خلاف ورزی کی حوصلہ شکنی کرنا اپنے فرائض منصبی سمجھیں۔ تاہم کیا کیا جائے اپنی حالت پہ رونا آتا ہے۔ اکبر الہ آبادی نے کیا خوب کیا ہے:

نہیں ہم میں حمایت اور طاعت
شکستہ ہو گئے سابق کے رشتے
نہیں ہے کچھ شکایت لیڈروں کی
کہ جیسی رُوح ہے ویسے فرشتے

☆☆☆

وصولی

شمارہ ۸۹ کے اشاعت کے بعد مندرجہ ذیل حضرات کی جانب سے رقوم موصول ہوئی ہے اگر کسی کا نام شامل ہونے سے رہ گیا ہو تو مطلع فرمائیں

۱۔	اشرف حسین صاحب مدرس مڈل اسکول بلغار	۲۵۰
۲۔	صوبیدار غلام رسول صاحب خپلو	۴۰۰
۳۔	غلام محمد خان صاحب نمائندہ کراچی	۱۹۰۰
۴۔	نائک علی حسن صاحب چھوربٹ نمائندہ بونجی	۴۰۰
۵۔	صوفی نعمت خان صاحب مدرس بلترو تھلے	۴۰۰
۶۔	غلام علی حیدری صاحب بلترو تھلے	۴۰۰
۷۔	شاہد علی دمگی صاحب اوکاڑہ	۴۰۰
۸	مولانا محمد ابراہیم فیضی صاحب یوچنگ	۳۷۵
۹۔	غلام مہدی صاحب نمائندہ سکردو	۸۳۰
۱۰۔	شاہ ہمدان اسٹوڈنٹس فیڈریشن سرمیک	۴۰۰
۱۱۔	محمد علی روزی صاحب سکردو	۴۰۰
۱۲۔	برکت علی صاحب نمائندہ غواڑی	۱۳۰
۱۳	حامد علی صاحب نمائندہ راولپنڈی	۳۰۰
۱۴۔	غلام محمد صاحب نمائندہ چھوربٹ خپلو	۱۰۰۰
۱۵۔	محمد انور صاحب اسلام آباد	۶۵
۱۶۔	سید انور حسین کاظمی صاحب اسلام آباد	۵۰۰
۱۷۔	اکبر جاوید ابدالی صاحب نمائندہ شگر	۴۰۰
۱۸۔	بابو غلام محمد صاحب کچورا	۴۰۰
۱۹۔	بابو شکور علی صاحب نیشنل بینک خپلو	۴۰۰
۲۰۔	محمد علی منور صاحب نمائندہ دادملکری	۵۰۰
۲۱۔	صوبیدار حاجی غلام رسول صاحب سرموس	۴۰۰

مجموعہ شریعت محمدیہ

علامہ محمد بشیر

(گزشتہ سے پیوستہ)

والاولی ان یکون الامام صالحا ظارا و باطنا و عدلا و لو وجد امام ورع فقیه قاری فطوبی لمن وجده و ان لم یوجد لا یجوز ترک الجماعت الا بعزر کالموض او خدمة المریض بالضرورة اوالمطر اوالوحل والجماعة بعید فیها اوالجوع والعطش الشدیدین اوالحر والبردا الشدیدین اوالخوف من عدو و من اکل منتنا نیا کالفوم والبصل و غیرهما و لم یقدر علی قطع رائحته باکل ما یمحوها و من له عرق منتن و لم یقطع رائحته فیحرم علیه الحضور بالجماعة.

ترجمہ: سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ امام ظاہر اور باطن دونوں لحاظ سے نیک اور عادل ہو۔ اگر کوئی پرہیزگار، دینی مسائل جاننے والا اور باتجوید قرأت پڑھنے والا امام پایا جائے تو ایسے امام کے پانے والا کے لئے خوشی ہی خوشی ہے۔ اگر ایسا امام نہ مل سکے تو پھر بھی کسی عذر کے بغیر جماعت کا چھوڑ دینا جائز نہیں ہے۔ مثلاً بیماری یا بیمار شخص کی ضروری طور پر تیمارداری کرنا یا بارش ہو یا خوب کیچڑ کا سامنا ہو، ان صورتوں میں جماعت کی جگہ دور ہو۔ یا سخت بھوک اور سخت پیاس یا سخت گرمی یا سخت سردی یا کسی دشمن کا ڈر ہو۔ جو شخص کوئی بدبودار چیز کچی کھالے مثلاً لہسن اور پیاز وغیرہ اور وہ شخص بدبو کو ختم کرنے والی چیز کھا کر بدبو کو دور کرنے پر قادر نہ ہو نیز جس شخص کو بدبودار پسینہ آتا ہو اور وہ اُسے دور نہ کرے تو اس قسم کے ہر ایک شخص کے لئے جماعت میں حاضر ہونا حرام ہے۔

وضاحت: مذکورہ عباتوں میں امور ذیل کی نشاندہی کی گئی ہے۔

1- بہترین امام کے اوصاف

2- نماز جماعت کی چھوٹ کے اسباب

تفصیل وضاحت

1- اجتماعی ادائیگی کے لئے امامتِ نماز کے فرائض انجام دینے والے امام کا پست ترین درجہ بتلایا گیا تھا کہ وہ کم از کم ظاہری طور پر فاسق نہ ہو۔ اب یہاں امامت نماز کے فرائض انجام دینے والے کے لئے سب سے بڑا انتخاب کا تذکرہ کیا جاتا ہے کہ وہ ظاہر کے اعتبار سے بھی نیک فرد گنا جاتا ہو اور باطن کے لحاظ سے بھی ظاہر کی طرح نیک ہو۔ گویا اُس کا ظاہر اُس کے باطن کا حقیقی ترجمان ہو اس کے ساتھ ساتھ وہ پرہیزگاری میں بھی یکتائے روزگار ہو۔ فقہی علوم پر اُسے خوب عبور حاصل ہو۔ علم تجوید سے گہرا لگاؤ رکھتا ہو یعنی قرأت کو خوب باتجوید پڑھنے والا ہو۔ تو ایسے امام کی امامت

میں اجتماعی ادائیگی کرنے والوں کے لئے خوشی ہی خوشی ہے۔ یعنی وہ ماموم حضرات نہایت خوش قسمت ماموم گنے جائیں گے۔ ایسے امامتِ نماز کے فرائض انجام دینے والے امام کی ایک اور ستودہ خصلت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ عدل وانصاف سے کام لینے والا ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے اُس کی ذات میں ناانصافی کی کوئی بُو تک نہ ہو کیونکہ عدل وانصاف سے کام لینا تقویٰ کے زیادہ قریب رویہ ہے۔ چنانچہ رب العالمین نے قرآن مجید میں اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی فرمایا ہے۔ یعنی تم انصاف سے کام لو ایسا کرنا پرہیزگاری کے زیادہ قریب عمل ہے۔ گویا نماز جماعت کی امامت کرنے والا امام خلوت و جلوت دونوں لحاظ سے نیک چلن ہونا، عدل وانصاف کا پیکر ہونا، فقیہ ہونا، قرأت کو باتجوید پڑھنے والا خوش آواز قاری ہونا سب سے بہتر قرار دیا گیا ہے۔

2- نماز جماعت کی چھوٹ کے اسباب

نماز جماعت شرعاً شعائر اسلام میں گنی جاتی ہے۔ لہٰذا بلاعذر شرعی نماز جماعت کا ترک کرنا قابلِ مذمت سمجھا جاتا ہے۔ آسمانی کتب تورات، انجیل، زبور اور قرآن میں تارکِ جماعت کو لعنت زدہ فرد کا مصداق قرار دیا گیا ہے۔ تاہم بعض اسباب وعوامل ایسے ہیں جن کی وجہ سے نماز جماعت کے ترک کرنے کی گنجائش شرعاً نکلتی ہے۔ وہ اسباب یہ ہیں۔

1- بیماری

2- بیمار آدمی کی ضروری تیمارداری

3- بارش کی وجہ سے گزرگاہیں یعنی راستے کیچڑ سے محفوظ نہ ہوں۔

4- بھوک اور پیاس کا شدید غلبہ

5- سخت گرمی اور سخت سردی کا زمانہ یعنی موسم گرما اور موسم سرما میں گرمی اور سردی نماز گزار کے لئے اس وجہ سے قابلِ برداشت نہ ہو کہ نماز جماعت کی جگہ کافی دور ہو۔

6- دشمن کے حملے کا خطرہ ہو۔ یعنی اگر نماز گزار اجتماعی ادائیگی کے لئے نماز جماعت میں شامل ہونے کی غرض سے گھر سے باہر چلا جائے تو اُسے دشمن کی طرف سے قتل کئے جانے کا ڈر لاحق ہو۔

7- کسی بدبودار چیز کو کچی حالت میں کھا کر اُس کی بدبو دور کرنے کا اہتمام نہ کرنے والا نماز جماعت میں حاضر ہونے کا شرعاً اہل نہیں ہے۔ ہاں اگر وہ بدبو ختم کرنے والی چیز کھا کر بدبو کو ختم کر سکے تو وہ جماعت میں شامل ہو سکتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی لہسن اور پیاز کو کچے ہی کھالے اور بعد میں چنا کھا کر بدبو کو رفو چکر کر دے تو اس کے لئے جماعت میں حاضری کی گنجائش ہے۔

8- بدبودار پسینہ والا نماز گزار بھی جماعت میں شامل ہونے کا شرعاً اہل نہیں۔ ہاں اگر وہ بھی اپنی بدبو کو دور کرنے کے مختلف طریقے اختیار کر کے بدبو کو دور کر سکے تو جماعت میں شامل ہو سکتا ہے۔

(جاری ہے۔۔۔۔)

☆☆☆

(بقیہ)

اخلاق نبوی اور دور حاضر

تحریر: محمد علی کورودی، پرنسپل ماڈل سکول تھکس

اللہ ضرور توفیق دے گا۔

قرآن میں ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَۃُ وَ لَا السَّیِّئَۃُ ط اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَ بَیْنَہٗ عَدَاوَۃٌ'' کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ'' حَمِیْمٌ'' o وَ مَا یُلَقّٰھَآ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا ج وَ مَا یُلَقّٰھَآ اِلَّا ذُوْحَظٍّ عَظِیْمٍ (سورۃ حم السجدہ۔ آیت نمبر 35-34)

ترجمہ: نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی برائی کو بھلائی سے دفع کر، پھر تیرا دشمن ایسا ہو جائے گا جیسے دلی دوست یہ بات انہیں کو نصیب ہوتی ہے جو صبر کریں اور اسے بڑے نصیب والوں کے سوا کوئی نہیں پا سکتا۔

حضرت عمرؓ کا فرمان ہے کہ تیرے بارے میں جو شخص اللہ کی نافرمانی کرے تو اس کے بارے میں اللہ کی فرمان برداری کر اس سے بڑی کوئی چیز نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسا کرنے سے تیرا جانی دشمن دلی دوست بن جائے گا۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایمان والوں کو اللہ کا حکم ہے کہ وہ غصے کے وقت صبر کریں اور دوسرے کی جہالت پر اپنی بردباری کا ثبوت دیں دوسرے کی برائی سے درگزر کریں ایسے لوگ شیطانی داؤ سے محفوظ رہتے ہیں اور ان کے دشمن بھی دوست بن جاتے ہیں۔

Please read me once again

1- انسانی شر سے محفوظ رہنے کا فارمولا

2- شیطانی شر سے محفوظ رہنے کا فارمولا

محترم بزرگو اور عزیزو! قرآن تو ہمیں برائی کو نیکی کے ذریعے ختم کرنے کا حکم کرتا ہے اور ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم قرآن کو ماننے والے ہیں۔ غور کیجئے کیا ہمارے کردار اور قرآن پاک میں کوئی مطابقت ہے؟ اگر ہے تو بہت اچھا اگر نہیں تو کہیں آپ قرآن کے عملی انکار تو نہیں کر رہا خدا کرے ایسا نہ ہو۔ ہم اپنے معاشرے پر ذرا نظر دوڑائیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے بہت سارے بھائی اپنے عزیز و اقرباء سے کٹے ہوئے ہیں ان کے ہاں آنا جانا بند ہے۔

میرے بھائیو قرآن پاک کو مقدم کیجئے اپنا ''انا'' اور ''غیرت'' کو قرآن کے سامنے جھکا دیجئے آپ کا دشمن آپ کا دوست بننے کی گواہی قرآن دے رہا ہے۔

بڑا آدمی (The Great Man)

ہمارے معاشرے میں اگر کوئی قرآن پر عمل کر کے کسی دوسرے سے ملنے جاتا ہے یا اس کے دشمن کی تیمارداری کے لئے جاتا ہے تو نعوذ باللہ اس کو بے غیرت کہہ کر پکارتا ہے لیکن اس سے بے غیرت آدمی کو جو بن بلائے اپنے دشمن کی تیمارداری کرتا ہے، اس کو ضرورت ہو تو اس کی خدمت کرتا ہے اس کی ضرورت کو پورا کرتا ہے اسی کو قرآن کریم نے ''ذُوْحَظٍّ عَظِیْمٍ'' یعنی جو تواضع، عاجزی اور انکساری اختیار کریں اللہ اس کی عزت اور وقار بلند کر دیتا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ ایسے لوگوں کے دشمن ختم ہو جاتے ہیں اور دوستوں میں اضافہ ہو جاتا ہے اور ایسی صفات کے حامل لوگ شیطانی شر سے بھی محفوظ رہتے ہیں کیونکہ مومن کو شیطان نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن اور حدیث پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ (قسط نمبر 1 جاری ہے۔۔۔۔)

☆☆☆

تعارف صوفیہ نوربخشیہ

مولانا شکور علی انور گلگت

(بقیہ)

علماء حق کی ذمہ داری

علماء کرام معاشرے کے سرپرست اور رہنما ہوتے ہیں وہ نہ صرف خود اسلامی معارف و اخلاق کے عارف ہوتے ہیں بلکہ وہ لوگوں کے رہنما طبقہ کی تعلیم و تربیت کے ذمہ دار بھی ہیں۔ وہ ان میں نیک کام کرنے کی عادت ڈالتا ہے، ان کی مسلسل تربیت سے نیکی کے کاموں کو انجام دینے کا خوگر بناتا ہے تا آنکہ اس تسلسل سے معاشرے کو ایک تازہ رونق اور نئی زندگی حاصل ہو جائے اور اس کے افراد شعوری اور لاشعوری طور پر نیکیوں کی طرف مائل ہو جائے۔ علماء حق اس راہ میں تب کامیاب ہو سکتے ہیں کہ وہ پہلے خود حقیقی عالم ہو پھر عامل ہو۔ یعنی اس کی زندگی کا ہر کردار لوگوں کے لئے مثال بن جائے۔ اس کی زبان و قلم اس کے کردار کے موافق اور قول و عمل ہم آہنگ ہو تو معاشرہ بھی گل و گلزار بن سکتا ہے ورنہ ایسی تحریر و تقریر کا نتیجہ بالکل برعکس برآمد ہوتا ہے۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ لعن اللہ المدین بالمعروف التارکین له والناهین عن المنکر العاملین به. ان لوگوں پر اللہ کی لعنت ہے جو لوگوں کو اچھے اور پسندیدہ کاموں کی دعوت دیتے ہیں لیکن خود انہیں انجام نہیں دیتے اور ان لوگوں پر اللہ کی لعنت ہے جو لوگوں کو برے کاموں پر ٹوکتے ہیں لیکن خود ان کا ارتکاب کرتے ہیں۔

اس لئے صوفیاء کرام نے ہمیشہ سے لوگوں کو خاص کر اہل علم کو یہی تعلیم دی ہے کہ علم و عمل کے ذریعے صحیح روشن سلوک کے ذریعے عوام الناس کی ہدایت و تعلیم پر توجہ مبذول کرے۔ جیسا کہ حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں۔

کونوا دعاة الناس الی الله بغیر السنتکم.

اپنے کردار اور عمل سے لوگوں کی ہدایت کے لئے معلم اور ہدایت کنندہ بن جاؤ صرف زبان سے نہیں۔

معاشرتی برائیوں کو روکنا اور لوگوں کو نیکی کی طرف راغب کرنا عالم دین اور علماء کرام کا کام ہے۔ باری تعالیٰ فرماتے ہیں کہ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ط (سورۃ آل عمران۔ آیت نمبر 110) ''تم لوگوں کے واسطے بہترین امت ہو جو نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ط وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ. (سورۃ آل عمران۔ آیت نمبر 104) ''تم میں سے ایک گروہ ایسا ہو جو نیکی کی طرف لوگوں کو دعوت دے اور برائی سے روکے بس وہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے علماء کرام کو تین چیزوں کی ذمہ داری سونپی ہے۔

1- نیکی کی دعوت کرنا

2- بھلائی کا حکم کرنا

3- برائی سے روکنا

اگرچہ یہ حکم تمام مومنوں پر لاگو ہے مگر علماء کرام دینی ذمہ داریوں اور دین شناسی کے ناطے زیادہ ذمہ دار ٹھہرائے جاتے ہیں۔ اگر ان امور میں سب شریک ہونے سے قاصر ہیں تو ایک طبقہ جو علماء کا ہے اس فرض کفایہ کو چکائے تاکہ سب لوگ عذاب خداوندی سے بچ جائیں۔ پھر اس امر میں اخلاص اور نجات یعنی فلاح دارین کا وجود پایا جاتا ہے۔ اس لئے اس کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ زبان رسالت سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اس راہ میں صرف تبلیغ ہی کافی نہیں بلکہ طاقت و اختیارات بھی استعمال کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ فرماتے ہیں کہ من رأیٰ منکم منکرا فلیغیرہ: بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ و ذالک اضعف الایمان. رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو کوئی بھی کسی برائی کو دیکھے تو چاہئے کہ اس برائی کو قوت واختیارات سے روکے اگر ایسا کرنا اس کی استطاعت سے باہر ہو تو زبان کی قوت سے روکے اگر یہ بھی ممکن نہیں تو اپنے دل ہی میں بُرا جانے، یہ ایمان کا کمزور ترین پہلو ہے۔

تاہم اس باب سے صوفیہ نوربخشیہ کی تعلیمات میں روشن موضیحات موجود ہیں۔ بتاتے ہیں کہ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا نام احتساب ہے اور احتساب دین کے بڑے بڑے اصولوں میں سے ہے کیونکہ انبیاء علیہم اسلام کی دعوت و تبلیغ جنس احتساب کی ایک ذیلی قسم ہے اور اولیاء عظام کا ارشاد اسی کی ایک قسم ہے اور جہاد کرنا بھی اسی احتساب کی ایک قسم ہے۔ بلکہ جنس احتساب تو تمام معاملات میں شامل ہے خواہ کوئی نیکی ہو یا بدی۔

ہمارا مقصد امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فضائل و آداب بیان کرنا نہیں بلکہ حقیقی اسلامی تعلیمات میں علماء کرام کی ذمہ داریوں سے پردہ اٹھانا ہے۔ چنانچہ حضرت شاہ سید محمد نوربخش علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ عام صاحب تمیز مسلمان پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ احتسابی فریضہ انجام دینے میں کوتاہی نہ کرے۔ اس دوران مندرجہ بالا شرائط کو ملحوظ رکھا جائے۔ یعنی اس تبلیغ واحتساب کا مقصد صرف احکام الٰہی کی تعظیم کی خاطر اور مخلوق خداوندی پر شفقت ہو۔

☆☆☆

اہل تصوف کے ہتھیار---

کامران حسن دیپک، گلگت

اعتکاف نشینی نے زندگی بدل دی

یُوں تو آبائی طور پر میرا تعلق ضلع گنگھچے چھوربٹ کے گاؤں حسن آباد سے ہے لیکن تقریباً پورا خاندان وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں مقیم ہے۔ اور میری پیدائش بھی اسلام آباد میں ہی ہوئی۔ ہمارا گھرانہ بفضلِ تعالیٰ دین اور مذہب سے لگاؤ رکھنے والے گھرانوں میں شمار ہوتا ہے۔ لیکن اسلام آباد جیسے ماڈرن ماحول میں جب میں نے ہوش سنبھالا تو اپنے اردگرد دوستوں کا جو گروہ پایا وہ زیادہ تر آوارہ گرد اور اوباش قسم کے لوگوں پر مشتمل تھا۔ کہتے ہیں کہ "خربوزہ خربوزہ کو دیکھ کر رنگ پکڑتا ہے" چنانچہ میں بھی بہت جلد ان آوارہ اور اوباش لوگوں کے رنگ میں ڈھل گیا جیسا کہ اوپر میں بیان کر چکا ہوں کہ ہمارا گھرانہ مذہبی اور دینی تھا۔ اس لئے نماز اور روزے کا میں بھی کافی پابند تھا۔ لیکن میرے والدین گھر سے باہر میری سرگرمیوں سے ناآشنا تھے۔ اس ناآشنائی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے رفتہ رفتہ میری آوارہ گردیوں اور عیاشیوں میں اضافہ ہوتا رہا۔ اور جونہی سکول کی دہلیز پار کر کے میں نے کالج کی زندگی میں قدم رکھا یہ شیطانی سرگرمیاں اپنے عروج کو پہنچ گئی تھیں اور اس کے ساتھ ہی اپنے اُن آوارہ دوستوں میں میری پوزیشن ایک لیڈر کی سی ہو گئی تھی شاید ہی کوئی ایسی برائی باقی تھی جو ہم سے سرزد ہونا باقی رہ گئی تھی۔ دورانِ تعلیم ہی مجھے سرکاری ملازمت مل گئی۔ ظاہری طور پر اور دُنیا والوں کی نظروں میں تو اب میں اپنے پاؤں پر کھڑا ہو چکا تھا لیکن روحانی اور باطنی طور پر میں گناہوں کے دلدل میں پھنسا ہوا اِک جُواری تھا۔ جو اپنا سب کچھ شاید کھو چکا تھا۔

اس موقع پر میں نے ایک قطعہ کچھ یوں لکھا تھا۔

گناہ پر گناہ ہم کئے جا رہے تھے
پانی کی مانند شراب ہم پیئے جا رہے تھے
احساسِ جُرم بھی تھا پر جرم کئے جا رہے تھے
شاید دیپک اِک اُمیدِ رحمت پر ہم جیئے جا رہے تھے

ہر گناہ کے بعد اِک احساسِ گناہ ضرور ہوتا تھا۔ شاید ابھی ضمیر زندہ تھا۔ خدا بھی جب کسی کو راہِ راست پر لانا چاہتا ہے تو اُسے راستہ بھی دکھا ہی دیتا ہے۔ اِک روز اتفاقاً چند صوفی حضرات کی محفل میں بیٹھنے کا اتفاق ہوا۔ اُس محفل میں اعتکاف کے فضائل پر کچھ بحث و مباحثہ چل رہا تھا۔ کچھ فضائل میرے کانوں تک پہنچنے کی ہی دیر تھی کہ سیدھا میرے دل تک جا پہنچی۔ میرے ضمیر نے مجھے جھنجوڑا کہ آخر کب تک شیطانی راستے پر چلتے رہو گے اور اُسی دن ہی میرے دل و دماغ نے فیصلہ کر لیا کہ میں اعتکاف نشینی اختیار کروں گا اور گناہوں سے بھی توبہ کروں گا۔ کیونکہ اعتکاف اور توبہ ہی وہ واحد راستہ تھا جو شاید مجھے میری شیطانی سرگرمیوں اور بدفعلیوں سے ہمیشہ کے لئے نجات دلا سکتا تھا۔ اللہ تعالیٰ خود ہی فرماتا ہے:

"اور توبہ کے دروازے تمہارے لئے ہمیشہ کے لئے کھلے ہوئے ہیں۔"

اپنے فیصلے کے مطابق میں نے آنے والے رمضان میں اعتکاف میں بیٹھنے کا فیصلہ کیا لیکن اس سال چند سرکاری مصروفیات کی بناء پر میں اپنے ارادے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اپنے آپ کو میں نے یہ کہہ کر تسلی دے دی کہ آنے والے اگلے رمضان میں اعتکاف نشینی اختیار کروں گا لیکن آنے والا ماہ رمضان بھی آ کر گزر گیا اور میں اندھیروں میں ہی بھٹکتا رہا اپنے آپ کو موجب الزام ٹھہراتا رہا اور اپنی قسمت کو کوستا رہا کہ شاید گناہوں سے توبہ کرنا میری قسمت میں ہی نہیں لکھا ہوا ہے۔ ان ہی دنوں اپنے ادارے سے ترقی پا کر میں کسی دوسرے ادارے میں آ گیا۔ اور مجھے گلگت ٹرانسفر کر دیا گیا۔ گلگت پہنچ کر میں نے رہائش جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ واقع کنوداس گلگت میں رکھنے کا فیصلہ کیا اور یہاں سے میری زندگی کا ایک نیا باب شروع ہوا۔ یہاں مجھے اخوند شکور علی انور، اخوند عبدالرحیم اور صوفی احمد علی جیسے علماء کی صحبت سے فیضیاب ہونے کا موقع ملا۔ اس کے ساتھ ساتھ دیگر بہت سے صوفی حضرات سے بھی ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ "پیاسا ہی چل کر کنوئیں کے پاس جاتا ہے" لیکن اس کنوئیں کے پاس میں خود چل کر نہیں گیا تھا بلکہ میرے رب نے خود ہی مجھے وہاں پہنچا دیا تھا آخر میرے روح اور دل کی پیاس بھی پوری ہو گئی اور مجھے اعتکاف میں بیٹھنے اور توبہ کرنے کی سعادت حاصل ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسی شمع ہدایت دکھائی کہ میری زندگی یکسر بدل کر ہی رہ گئی۔ اور لفظ "گناہ" میرے ماضی کا ایک دھندلا باب بن کر غائب ہو گیا۔ میں صوفیہ نوربخشیہ کے تمام لوگوں بالخصوص نوجوان طبقے سے گزارش کروں گا کہ وہ اعتکاف میں بیٹھیں اور توبہ کریں اور جوانی میں توبہ کرنا پیغمبروں کا شیوہ تھا۔ اعتکاف نشینی اور توبہ ہی صحیح معنوں میں اہل تصوف کا سب سے بڑا ہتھیار ہے۔



کامران حسن دیپک

بقیہ صفحہ 17 سے

ہے۔ آپ اعلیٰ روحانی مقام پر فائز تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو روحانی کرامات عطا فرمائی تھی۔

آپ تبلیغ کے لئے جہاں کہیں بھی تشریف لے گئے وہاں آپ نے مسجدیں اور خانقاہیں تعمیر کروائیں۔ اگر آج دُنیا کے کونے کونے میں خانقاہیں اور چلہ خانے نظر آ رہے ہیں تو یہ سب امیر کبیر سید علی ہمدانی کا روحانی کرامات ہی کا نتیجہ

مگر افسوس اس بات کا ہے کہ آج کے مسلمان ان عبادت گاہوں کو سمجھ کر آپس میں متفق ہو کر شاہ ہمدان کی تعلیمات کی پیروی کرنے کی بجائے شاہ ہمدان کے عطا کئے ہوئے سرمائے کو غیر مسلم سیاحوں کے لئے view point کے طور پر پیش کر رہے ہیں خصوصاً اہل کشمیر اگر آزاد ہونا چاہتے ہیں تو اب بھی وقت ہے کہ وہ شاہ ہمدان کی پیروی کریں اور سر پر کفن باندھ کر لالہ قبا ہو جائیں۔

مجھے غور سے پڑھئے

عبدالکریم نوربخش، متعلم رزبی، گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن، آزاد کشمیر

الحمدللہ اس وقت نوربخشی دنیا میں صاحب علم کی کمی نہیں حقیقتاً یہ لوگ ہمارے اس غریب مذہب کے لئے ایک سرمایہ ہے اس وقت دنیا میں وہی قوم ترقی کرتی ہے اور دنیا پر حکمرانی کرتی ہے جس میں بہترین تعلیم ہو اگر ہم بھی اپنی تعلیم کو بہتر بنائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم بھی دنیا کے طاقتور ترین قوم نہ بن سکیں۔

ہمارا مسلک صوفیہ نوربخشیہ کو عالم اسلام کا نمائندہ مسلک بھی کہہ سکتا ہے کیونکہ اس کی تعلیمات میں میانہ روی ہے۔ اس لئے نوربخشی مسلک کی حفاظت یا خدمت کرنا دراصل اسلام کی حفاظت کرنا یا خدمت کرنا ہے۔ لہٰذا تمام نوربخشی حضرات بالعموم اور ارباب اختیار و صاحبان علم بالخصوص سمجھنا چاہئے کہ اس مسلک کی احیاء و سربلندی کے لئے کام کرنا ہم سب کا فرض ہے۔

اسلام کی حفاظت کے لئے خاتم الانبیاءﷺ نے بہت سی تکلیفیں اٹھائیں تاریخ اسلام اسی طرح کے اسلام کے لئے تکلیفیں اٹھانے والے اور صعوبتیں برداشت کرنے والوں کے واقعات سے بھرے پڑے ہیں۔ اسلام کی احیاء اور سربلندی کے لئے سب سے بڑی قربانی سید شہداء حضرت امام حسینؑ نے دی ہے ہمیں بھی بحیثیت مسلمان ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اسلام کی حفاظت کے لئے جو بھی کوششیں کی جاتی ہیں انہیں جہاد کہتے ہیں جہاد کے مختلف صورتیں ہیں علم حاصل کرنا بھی ایک بہترین جہاد ہے۔

اس جہاد کو جاری و ساری رکھنے کے لئے نوربخشی دنیا میں جو ادارہ سرگرم عمل ہے وہ مدرسہ شاہ ہمدان کے نام سے پہچانا جاتا ہے جہاں سے فرزندان ملت دینی تعلیم کے زیور سے آراستہ ہو رہے ہیں اور مختلف جگہوں پر اپنی دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ جس طرح مسلک کی خدمت یا حفاظت کرنا ہمارا فرض ہے اس طرح اس عظیم دینی درس گاہ کی بھی حفاظت یا خدمت کرنا ہمارے اولین فرائض میں شامل ہے۔ ماضی قریب میں راقم کو مدرسہ ہذا کے گردونواح میں تھوڑا سا عرصہ قیام کرنے کا اتفاق ہوا اس دوران مدرسہ کے نظام کے بارے میں چند پہلو ایسے بھی نظر آئے جن میں اصلاح کی گنجائش تھی اس لئے ضروری سمجھا کہ ان پہلوؤں کو اجاگر کیا جائے تا کہ ان کی اصلاح ہو سکے۔

لہٰذا اسے اپنا فرض سمجھتے ہوئے جو باتیں میرے ذہن میں ہیں ان کو زیر تحریر لا رہا ہوں۔

مدرسہ شاہ ہمدان سیٹلائٹ ٹاؤن سکردو میں پڑھانے والے اساتذہ کرام مسلک صوفیہ نوربخشیہ کے مخلص، محنتی اور عظیم مجاہدین ہیں جو انتہائی قلیل تنخواہ کے باوجود صرف اس مسلک کی خدمت کے جذبے کے تحت تدریس کے عمل میں سرگرم ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انہیں اس نیک کام کے صلے میں اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین!

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ امتحان کے ذریعے ہی انتقال تعلیم کے معیار اور مقدار کو معلوم کرتے ہیں لہٰذا نظام

امتحان جتنا اچھا ہوگا انتقال تعلیم اتنا ہی بہتر ہوگا۔ بہترین نظام امتحان معلم، متعلم اور منتظمین کو اپنا تعلیمی نظام بہتر کرنے پر مجبور کرتا ہے اس لئے میری گزارش ہے کہ ہمارے اس مدرسہ کی بھی نظام امتحان بہترین بنایا جائے کیونکہ اس مدرسہ میں پڑھانے والے بھی وہی اساتذہ، امتحانی پرچہ جات بھی وہی اساتذہ بناتے ہیں۔ امتحان لیتے بھی وہی اساتذہ ہیں اور پرچہ جات کو نمبرات بھی وہی اساتذہ دیتے ہیں جو میرے خیال میں بہتر نظام امتحان نہیں۔ اس عمل کو بہتر بنانے کے لئے ضروری ہے کہ پرچہ جات بنانے کے لئے مدرسہ کے باہر نوربخشی علماء کرام کو ذمہ داری سونپی جائے۔ امتحان لینے کے لئے باہر سے مخلص نوربخشی تعلیم یافتہ علماء کی خدمات حاصل کی جائیں اور نمبرات لگانے یعنی پرچہ جات چیک کرنے کے لئے بھی مدرسہ کے باہر سے ہی نوربخشی علماء کرام کی خدمات حاصل کی جائیں۔ اس پورے نظام کو چلانے کے لئے ماہرین تعلیم اور ارباب اختیار میں سے چند اشخاص پر مشتمل ایک بورڈ بنایا جائے۔ ان تمام جملہ امور کے انجام تک پہنچانے کے لئے کم سے کم معاوضہ ادا کیا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ بہترین اجر دینے والا ہے۔

مدرسہ مذکورہ کے اساتذہ کرام بالعموم اور وہ اساتذہ (جنہیں اسی مدرسہ سے تنخواہ کے علاوہ آمدنی کے کوئی دوسرے ذرائع نہ ہوں) کو بالخصوص مدرسہ کے فنڈ میں گنجائش کے مطابق اچھی تنخواہیں دی جائیں تاکہ وہ اپنی پوری یکسوئی اور توجہ سے پڑھا سکیں اور وقتاً فوقتاً ان اساتذہ کرام کی تعلیمی و تدریسی سرگرمیوں کو مزید بہتر بنانے کے لئے ان کی مناسب تربیت کا اہتمام بھی کیا جانا چاہئے۔

نصاب میں اسلامی علوم کے علاوہ ریاضی، سائنس، انگریزی وغیرہ اور ہم نصابی وغیر نصابی سرگرمیوں کو بھی شامل کیا جائے تاکہ یہاں سے فارغ التحصیل امیدوار زندگی کے کسی بھی شعبہ میں کامیاب زندگی گزار سکیں۔ اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ انگریزی یا سائنسی علوم نہیں پڑھنے چاہئیں کہ یہ غیر اسلامی علوم ہے تو یہ اُس شخص کی تنگ نظری ہے یہ وہ باتیں ہیں جس کی وجہ سے مسلمان آج دُنیا میں وہ ترقی نہیں کر پائے جو انہیں کرنی چاہئے تھی۔ اگر ہم نے پہلے سے ہی سائنسی تعلیم حاصل کی ہوتی تو آج جدید ٹیکنالوجی مسلمانوں کے پاس ہوتی اور کوئی بھی مسلمانوں اور اسلام کو میلی آنکھ سے دیکھنے کی جرات نہ کرتا۔ ایسا نہ ہونے کی وجہ سے آج ہم مسلمانوں کا وہ حشر دیکھ رہے ہیں اُس پر دکھ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ تقویٰ اور باعمل مسلمان ہوتو پھر بھی کچھ بات تھی لیکن دو حرف سیکھ کر خود کو عالم سمجھتا ہے اور دو رکعات نماز پڑھ کر اپنے آپ کو نمازی کہتا ہے جس کی وجہ سے آج اسلام کی اصل جان نکل گئی ہے مسلمان ایک دوسرے سے دست گریبان ہیں ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں اور جگہ جگہ پر مختلف قسم کے مذہبی فسادات ہوتے رہتے ہیں۔

لہٰذا مدرسہ شاہ ہمدان کے اساتذہ کرام اور طلباء سے خصوصی گزارش ہے کہ وہ خود سلف صالحین کے نقش قدم پر چل کر عوام کو چلانے کے لئے اپنی بہترین صلاحیتوں کو بروئے کار لائے۔

آخر میں نوربخشی اہل علم اور اہل قلم حضرات سے گزارش ہے کہ وہ راقم کی اس تحریر کا مطالعہ کرتے ہوئے اپنی آراء سے نوازیں تاکہ مسلک صوفیہ نوربخشیہ مزید پھلے پھولے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ آمین!

☆☆☆

شاہ ہمدانؒ سینٹ آف کشمیر کیوں------؟

ولایت تاج ایرانی، معلم ڈگری کالج سکردو

حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی 714 ہجری میں ہمدان میں پیدا ہوئے آپ نجیب الطرفین سید تھے۔ علوم متداولہ کی تحصیل کے بعد آپ نے حضرت شرف الدین محمود سے طریقت وسلوک کی منزلیں طے کرنا سیکھیں۔ آپ کے والد بزرگوار سید شہاب الدین حاکم ہمدان تھے۔ آپ مرد مومن تھے انہوں نے اپنے مال واسباب وقف فی سبیل اللہ کر دیا تھا۔ آپ حاکم درویش تھے یہی وجہ تھی جس نے سید علی ہمدانی کو گوہر آبدار میں بدل دیا۔

حضرت امیر کبیر کے علمی گوشے اتنے کثیر ہیں کہ ان کا احاطہ ایک مضمون میں ناممکن ہے۔ آپ صاحب کشف و کرامات، حامل شریعت وطریقت یگانہ روزگار، فنکار ومعمار، مبلغ وسیاح اور مجاہدِ اسلام تھے۔

وہ خطیب وادیب بھی تھے، محدث وفقیہ بھی، منطقی و فلسفی بھی تھے عارف وسائل بھی، معلم و شاعر بھی تھے مجاہد و مبارز بھی تھے۔ آپ کی علم وحکمت سے متاثر ہو کر شاعر مشرق علامہ محمد اقبالؒ نے اپنی کتاب جاوید نامہ میں زیارت امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ کے عنوان سے نظم میں انہیں شاندار الفاظ میں ہدیہ تبریک پیش کیا ہے۔ فرماتے ہیں:

سید السادات، سالار عجم
دست او معمار تقدیر امم
ذکر و فکر از دودمان او گرفت
تا غزالی درس اللہ ھو گرفت

مرشد آن کشور مینو نظیر
میر و درویش را سلاطین را مشیر
خطہ را آن شاہ دریا آستین
داد علم و صنعت و تہذیب و دین

آپ حاکم ہمدان کے نور نظر تھے آسودگی و آسائش ورثہ میں ملی تھی مگر آپ نے مشکلات ومصائب کی راہ کو اختیار کیا۔

اشاعتِ اسلام کے لئے آپ نے تنگ وتاریک جنگلوں، بلند وبالا پہاڑوں، موجیں اُچھالتے دریاؤں، وسیع وعریض صحراؤں اور دشوار گزار چٹانوں کو عبور کیا۔ آپ ہندوستان، کشمیر بلتستان، تبت، چین، سری لنکا، تاجکستان اور عربستان میں اشاعت اسلام کے لئے تشریف لے گئے۔ ان تمام جگہوں پر آپ نے کشف وکرامات دکھا کر جہالت و تاریکی میں ڈوبے ہوئے انسانوں کو نور اسلام سے منور کیا۔

چین میں مذاہب کی تعداد بہت بڑھ گئی تھیں جس کی وجہ سے فتنہ وفساد اور ناچاکیاں عام تھیں ان حالات سے تنگ آ کر چین کی اُس دور کے بادشاہ (جو بدھ مت کا ماننے والا تھا) نے فیصلہ کیا کہ اُس کے ملک میں سب ایک ہی دین کی پیروی کریں گے۔ جب انہوں نے تمام مذاہب کے عالموں سے تجویز طلب کیا تو انہوں نے یہ تجویز دی کہ کل صبح بوقت فجر بادشاہ کے دربار میں جو حاضر ہوگا تمام لوگ اس کی مذہب

کی پیروی کریں گے چاہے وہ جس مذہب سے بھی تعلق رکھتا ہو۔ اس نادر موقع کو راہِ خدا کے یہ سپاہی ہاتھ سے جانے دینے والا کہاں تھا! اللہ تعالیٰ کی طرف سے اشارہ ملتے ہی آپ الدو نالہ سے کاشغر پہنچے اور صبح بوقت نماز بادشاہ کے دروازے پر دستک دی۔ جب بادشاہ نے دیکھا تو تقویٰ اور عبادت سے منور نورانی چہرہ نظر آیا۔ بادشاہ آپ کی شجاعت و بہادری اور فصاحت و بلاغت سے متاثر ہوا اور اس دن تمام اہل چین نے آپ کے ہاتھوں پر بیعت کی۔

آج اگر چین میں بھی مسلمان ہیں، وہاں کلمہ توحید سے فضا گونج رہی ہے تو یقیناً شاہ ہمدان ہی کی مرہونِ منت ہے۔

اخلاق حمیدہ اور اوصاف جلیلہ سے چار دانگ عالم میں دین اسلام کے ڈنکے بجائے۔ آپ جب پہلی بار وادی کشمیر میں وارد ہوئے تو اہل کشمیر جہالت فسق و فجور اور کفر و شرک کے تاریکیوں میں ڈوبے ہوئے تھے۔ آپ کے ساتھ آئے ہوئے آپ کے مریدوں میں بہت سے صاحب ہنر موجود تھے۔ انہوں نے کشمیریوں کو صنعت و حرفت، پیپر ماشے، چوب کاری، کلاہ دوزی، قالین بافی، شال سازی، فن تعمیر اور کئی دیگر ہنر سکھائے تا کہ اہل کشمیر کی روحانی اور اخلاقی بالیدگی کے ساتھ ساتھ ان کی سماجی و اقتصادی حالت بھی بہتر ہو۔ ایک دفعہ ایک ہندو سادھو سے روحانی مجادلہ میں آپ نے اسے شکست فاش دی تو آپ کی اس کامیابی سے متاثر ہو کر سینتیس ہزار ہندو دائرہ اسلام میں شامل ہو گئے۔

آپ نے اہل کشمیر کو بے ہودہ رسومات اور بدعات سے روکا اور انہیں اسلام کے تہذیب و تمدن اور روایات سے متعارف کرا دیا۔ اسی لئے Encyclopedia of Islam کے مرتبین نے آپ کو Saint of Kashmir (ولی کشمیر) لکھا ہے۔ آپ نے کبھی سلطان وقت کی پرواہ نہ کی اور ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا کیونکہ یہی ایک حقیقی مرد مومن کا شیوہ ہے۔ آپ قرآن مجید کی اس آیت مبارکہ "الآ ان اولیآء اللہ لا خوف" علیھم ولا ھم یحزنون. (سورت یونس۔ آیت نمبر 62) کی تفسیر تھے۔

خود ایک واقعہ کو نظم کرتے ہیں جو کہ ایک روحانی مکاشفہ تھا۔ فرماتے ہیں کہ مجھے حضورﷺ کی زیارت نصیب ہوئی میں نے چاہا کہ خود کو آپﷺ کے قدموں میں ڈال دوں۔ مگر حکم ہوا "اے فرزند ذرا ٹھہر جا۔ پہلے محمود مزدقانی کے پس جا کر اس سے فیض حاصل کر، وہ تجھے میرے پاس پہنچائے گا۔

آپ نے بارہا حضور اکرمﷺ سے روحانی اکتساب فیض کیا اور اوراد فتحیہ بھی حضورﷺ کا فیض تھا۔ آپ اپنی تصنیف اسراریہ میں لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ یزد میں عبادت میں مصروف تھے کہ ایک عورت بارہ ہزار دینار لے کر حاضر ہوئی اور آپ کا نام پوچھنے کے بعد کہا کہ میرا مدینہ منورہ جانے کا ارادہ تھا تا کہ یہ رقم وہاں کے غرباء اور مساکین میں تقسیم کروں لیکن خواب میں حضور اکرمﷺ کی زیارت نصیب ہوئی اور فرمایا سید علی میرے فرزندوں میں سے ہے اس کا یہاں سے گزر ہو گا۔ اس کی یہ چند نشانیاں ہیں۔ یہ رقم اس کے حوالے کر دینا۔ میں ایک سال سے آپ کی منتظر تھی۔ لہٰذا آپ نے اس عورت سے رقم لے لی اور مدینہ منورہ میں غرباء اور مساکین میں تقسیم کر دی۔

آپ کے مکاشفے آپ کی روحانی عظمت کی دلیل

تزکیہ و تصفیہ اور تصوف کی حقیقت

اقبال ثاقب مجلوی

تزکیہ نفس روحانی بالیدگی کے لئے سلسلہ سلوک و طریقت کی ایک اہم کڑی ہے جب تک بندہ اپنی برائیوں، ظلمتوں اور خباثت سے اپنے نفس کو پاک نہیں کر لیتا اس کا باطن روشن نہیں ہو سکتا اور ساتھ ہی باطن کا تصفیہ بھی فراموش نہ کرے۔

اگر ہم پیغمبران خدا، آئمہ معصومین، اولیاء کرام اور سلسلۂ ذھب کے پیران طریقت و مرشدان حقیقت حالات زندگی اور طریقۂ عمل ریاضت پر حقیقت کی نظر سے دیکھیں اور امام اولیاء و پیشوائے تصوف حضرت علیؑ کے حالات زندگی و طریقۂ عمل پر نگاہ ڈالیں تو یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ تصوف کے یہ تمام مجاہد حضرت علیؑ کی سیرت سے متصل نظر آتے ہیں۔

ابھی تصوف کے بارے میں تھوڑا ذکر کرتے ہیں تا کہ سیرت رسول ﷺ کا عکس تصوف کے پیشوا حضرت علی مرتضیٰ اور سلسلۂ تصوف میں ان کا کردار ہم پر عیاں ہو نیز زمانے کے باد مخالف کے لئے تصوف کو سمجھنے کے لئے ایک زینہ ثابت ہو۔

تندیٔ باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے

تصوف

یوں تو تصوف صرف چار الفاظ کا مجموعہ ہے لیکن اپنے اندر دو جہان کے اسرار پنہاں رکھتا ہے۔

تصوف کی

(i) لفظ "ت" سے ترک دنیا و توبہ۔

(ii) لفظ "ص" سے صوم و صلوٰۃ۔

(iii) لفظ "و" سے وصول و وجد و وجود۔

(iv) لفظ "ف" سے فقر حقیقی و فنافی اللہ و بقا باللہ۔

(i) ترک دنیا

احسان فراموش انسان نے یہ رویہ اختیار کیا کہ اپنے خالق و مالک کو بھلا کر اس فانی دنیا سے دل لگا بیٹھا جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

الف۔ دنیا کی محبت تمام برائیوں کی جڑ ہے۔

ب۔ دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔

ج۔ دنیا ملعون ہے جو کچھ اس میں ہے وہ بھی ملعون مگر اللہ کی یاد اور عالم یا طالب علم۔

د۔ دنیا کو وہ جمع کرتا ہے جس کو عقل نہ ہو۔

ہ۔ جو دنیا سے محبت کرتا ہے وہ اپنے آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے۔

انسان فانی دنیا کے لئے مارے مارے پھرتا ہے در در کی ٹھوکریں کھاتا ہے حالانکہ رازق و منعم حقیقی رب ذوالجلال ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔ **وزین للذین کفرو الحیوۃ الدنیا**. اور آراستہ کی گئی دنیا کی زندگی کافروں کے لئے۔

اس لئے سالک کو چاہئے دنیا کی واہیات سے قطع تعلق کرے۔ اپنے ذکر و فکر حتی کہ سالک کا چلنا پھرنا، بولنا، خاموش

رہنا، اٹھنا، بیٹھنا، میل جول، یہاں تک کہ ہر فعل صرف اور صرف اللہ کی رضامندی کے لئے ہو اور دین اسلام و شریعت محمد ﷺ کی سربلندی و بقا کے لئے ہو جیسا کہ یہ تمام صفات ہمارے سلف صالحین میں پائی جاتی تھیں۔

ان باتوں سے یا ترک دنیا سے یہ مراد بھی نہیں کہ آدمی نصاریٰ کی طرح رہبانیت اختیار کرتے ہوئے عزیز و اقارب کے حقوق سے پہلوتہی اختیار کر کے غاروں میں رہنے لگے یا دُنیا سے مکمل علیحدگی کرتے ہوئے جنگلوں کی راہ لے۔ درحقیقت صوفیاء جس ترک دُنیا کا درس دیتے ہیں اس سے مراد دُنیا سے فرار نہیں بلکہ قرآن و سنت کی روشنی میں حدیث کی رو سے فانی دنیا سے اجتناب کا درس دیا گیا ہے۔ف

(ii) توبہ

سالک جو کہ رضائے الٰہی کا متمنی ہوتا ہے اس کے لئے پہلا قدم توبہ ہے کہ بندہ اپنی کج فہمی جہالت یا حرص ہوا میں مبتلا ہو کر قصداً یا سہواً گناہ کا ارتکاب ہو جاتا ہے۔ لیکن جب اس کا ضمیر اُس کو جھنجھوڑتا ہے اور اللہ اس کی آنکھوں سے غفلت اور جہالت کا پردہ اٹھا لیتا ہے تو وہ رب کریم کی طرف لوٹتا ہے۔ اور اپنی خطاؤں اور عصیان پر نادم ہوتے ہوئے سچے دل سے مغفرت کا طلبگار ہوتا ہے تو رب کریم کے دروازے کھلے پاتا ہے۔

رب کریم کا ارشاد ہے۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا (سورۃ التحریم۔ آیت نمبر 8)

ترجمہ: اے ایمان والو سچے دل سے اللہ کے حضور توبہ کرو۔

نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔

التائب من الذنب كمن لما ذنب له.

ترجمہ: توبہ کرنے والا (ایسا ہے) گناہوں سے جیسے اُس نے کبھی گناہ نہ کیا ہو۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ. (سورۃ البقرہ۔ آیت نمبر 222)

ترجمہ: بے شک اللہ توبہ کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔

(ii) (الف) صوم

تصوف کے پیشواؤں کے ہاں روزہ اور بھوک کو بہت اہمیت حاصل رہی ہے۔ کیونکہ توبہ بہترین نفس کشی کا ذریعہ ہے۔ قربِ الٰہی کا وسیلہ اور اسدادِ طریقت اس میں پوشیدہ ہے۔

روزے کے متعلق اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ. (سورۃ البقرہ۔ آیت نمبر 182)

ترجمہ: اے ایمان والو روزہ تم پر فرض کیا گیا۔

الصوم لی وانا اجزی به. الحدیث

ترجمہ: روزہ میرے لئے ہے میں ہی اس کی جزا دوں گا۔

الصوم نصف الطریقه یعنی روزہ طریقت کا نصف ہے اور روزے میں ادنیٰ درجہ بھوک ہے۔ جیسا کہ کہا ہے۔

والجوع طعام الله فی الارض. یعنی بھوک خدا کا طعام ہے جو زمین میں ہے بھوکا رہنا صدیقوں کا کام ہے سالکین کا مسلک اور شیطانوں کی قید۔ صوفیہ کرام کے نزدیک شکم پروری نفس پروری نہیں ہے چنانچہ ان بزرگوں نے کم کھانے اور بھوکا رہنے کو اپنا شعار بنایا۔ نیز روزہ رکھنے اور ذکرِ الٰہی سے ملکوتی

صفات پیدا ہوتی ہے۔ بھوک سے غفلت دور ہوتی ہے عقل روشن جو اس نورانی اور دل منور ہو جاتا ہے جملہ عبادات میں خضوع و خشوع تواضع انکساری کا اضافہ ہوتا ہے۔

(ii) (ب) صلوٰۃ

اَب نماز کے بارے میں صوفیہ کرام کی مراد تحریر ہے۔
جیسا کہ خداوند عالم نے فرمایا۔ و اقیمو الصّلوٰۃ. ترجمہ: اور نماز قائم کرو۔

الصلوٰۃ و ما ملکت ایمانکم. حدیث

یعنی حفاظت کرو تم اپنی نماز کی اور اُن چیزوں کی کہ جن کے تم مالک ہو یعنی لونڈیاں، غلام اور اپنے کنبے کے افراد کی۔

توحید و رسالت کے اقرار کے بعد مسلمانوں کے لئے سب سے زیادہ اہمیت نماز پنجگانہ کی ہے نماز کو تمام عبادات پر اولیت حاصل ہے تمام فرائض میں سب سے پہلے نماز فرض ہوئی۔

احادیث میں ہے جب آنخضرت ﷺ نماز پڑھتے تو اُن کے دل میں کانسی کی اس دیگ کی طرح جوش پیدا ہوتا جس کے نیچے آگ جلتی ہو اور جب امیر المؤمنین حضرت علی نماز کا ارادہ کرتا تو ان کے بال کپڑے سے سر باہر نکال دیتے تھے۔ اور فرماتے یہ ایک ایسی امانت ہے کہ آسمان و زمین اس کو اٹھانے سے عاجز ہو گئے ہیں۔

اور صوفیہ کرام سے ایک صوفی نے حضرت حاتم اصم سے دریافت کیا کہ تو نماز کیونکر پڑھتا ہے۔ آپؒ نے فرمایا کہ جب وقت آتا ہے تو ظاہر اور باطنی ایک وضو کر لیتا ہوں یعنی ظاہری وضو پانی سے اور باطنی وضو توبہ سے کرتا ہوں تو پھر مسجد میں آتا ہوں تو مسجد حرام کو دیکھتا ہوں اور حضرت ابراہیم کے مقام کو اپنے دونوں آبروؤں کے درمیان دیکھتا ہوں۔

اور بہشت کو اپنی سیدھی جانب جانتا ہوں اور دوزخ کو اپنی الٹی جانب جانتا ہوں اور صراط کو اپنے قدم کے نیچے دیکھتا ہوں اور ملک الموت کو اپنی پشت پر سوار جانتا ہوں پھر تعظیم کے ساتھ تکبیر کہتا ہوں اور حرمت کی وجہ سے قیام کرتا ہوں اور علم و وقار کی وجہ سے جلسہ کرتا ہوں اور نہایت شکر و احسان کی وجہ سے سلام ادا کرتا ہوں۔

(iii) وصول

وصول وصل مصدر سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں ملنا جڑنا وغیرہ۔ تصوف کی اصطلاح میں اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا اور مقصد کو پالینا ہے۔ جب سالک دُنیاوی آلائشوں اور اخلاق رذیلہ سے پاک ہو کر ماسوا سے تعلق منقطع کر کے صرف اسی کا رہتا ہے تو رب کریم اس کے عشق کی لگن کے پیش نظر اپنے قرب کے منازل کا سفر آسان کر دیتا ہے لیکن فنافی اللہ سے پہلے وصول ممکن نہیں (جس کا ہم آگے انشاء اللہ ذکر کریں گے) وصول کے مراتب بے حد بے انتہا ہے کیونکہ محبوب کے اوصاف و کمالات کی کوئی حد نہیں۔

وصول تزکیہ و تصفیہ تسبیح و تحلیل ذکر و فکر ریاضات و مجاہدات نوافل و صوم صلوٰۃ کی کثرت کے بغیر ممکن نہیں یہ صفات اہل طریقت کے سالکوں میں ہی پایا جاسکتا ہے۔

چشم بند و گوش بند و لب ببند
گر نہ بینی سر حق بر من بخند

(حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ)

باقی صفحہ

(iii) وجد و وجود

وجد ایک عشق کی کیفیت ہے سالکین راہ حق کی ذکر کی محفلوں میں آپ مشاہدہ کر سکتے ہیں۔

حضرت سید علی ہجویریؒ کے نزدیک وجود بندہ ہر اللہ کا نعام ہے پس وجد کے لئے دو عالم سے اپنے دل کو بیگانہ کر کے عشق الٰہی ذکر الٰہی میں غرق ہو جائے اور اپنے وجود سے بھی بے خبر ہو۔

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی

(iv) (الف) فقر حقیقی

اصحاب صفہ کی شان میں اور رسول اللہ کے لئے تنبیہ کے طور پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (جو کہ فقر حقیقی پر تھی)

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ . (سورۃ الانعام۔ آیت نمبر 52) یعنی ان لوگوں کو جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اُس ذات پاک کی خواہش رکھتے ہیں دور مت کر اُن سے نظر رحمت مت ہٹا۔ ایسے ہی انہی فقراء اور انہی کی مثل فقراء کی تعریف میں کئی آیتیں نازل ہوئیں ہیں طوالت کے خوف سے انہیں تحریر نہیں کیا جا رہا ہے۔

نیز رسول اللہ ﷺ نے خصوصی طور پر یہ دعا فرمائی کہ اللھم احینی مسکینا وَ امتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین. اس دُعا سے یہ بات ہم پر عیاں ہو جاتی ہے کہ فقیری کا مرتبہ اللہ کے ہاں بہت بڑا ہے۔ رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں مہاجرین فقراء ایسے تھے کہ اللہ کی عبادات کے آداب اور حضور اکرم ﷺ کی محبت کا اتباع پورا پورا بجالاتے تھے اور آپ کی مسجد یعنی مسجد نبوی ﷺ میں بیٹھے رہتے تھے (اعتکاف میں) تمام اشغال جھگڑوں کو تمام کر دیا تھا۔ اور اس امر کا کامل یقین رکھتے تھے کہ اللہ ہی روزی رساں ہے اور اس پر توکل تھا اس وجہ سے رسول ﷺ انہی فقراء کی محبت کے واسطے مامور تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فقر کا بہت بڑا مرتبہ اور درجہ رکھا ہے اور فقراء ہی کو اس درجے کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے۔

اس وجہ سے فقراء نے اسباب ظاہری اور باطنی کو ترک کر دیا ہے اور خدا ہی کی ذات پر توکل رکھا ہے تا کہ ہمارا فقر فخر سمجھا جائے اور کیوں نہ ہو جب اُن کی یہ حالت ہے کہ نہ گئے کا غم اور نہ آنے کی خوشی اگر کوئی تعلق ہے تو ذات سے ہے اور ذات ہی میں ہر وقت استغراق ہے تو دُنیا سے کیوں کر تعلق ہو سکتا ہے۔

افسوس کہ سوائے اہل اللہ کے اور لوگوں نے اس کی تحقیر کی۔ معاذ اللہ

(ii) فنا فی اللہ بقا باللہ

فنا کی اصطلاح جو اہل اللہ کے ہاں متعارف ہے۔ اس کا مطلب جسمانیت کے وجود سے فانی ہونا ہے اور روحانیت کے وجود سے پاک ہونا اور ماسوائے اللہ سے ترک تعلق ہونا ہے۔ تا کہ اللہ تعالیٰ کی جلال کی رویت اور عظمتِ الٰہی کا کشف دل پر وارد ہو اس حال کے غلبے میں دُنیا و عقبیٰ کو فراموش کر دے۔ احوال و مقامات اس کی نگاہ میں حقیر دکھائی دینے لگیں عقل و نفس سے فانی ہو جائے گویا جب بندہ اپنی تمام اوصاف سے فانی ہو جاتا ہے تو وہ کامل بقا حاصل کر لیتا ہے۔ ضروری ہے کہ بشریت اور خلقت کے تمام تقاضوں کو فنا کر دیا جائے اور پوری توجہ ان

ایک نظر ادھر بھی

علی حسین تروپی شگری

<u>ایک نظر ادھر بھی</u>

حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی اور سلسلۂ ذھب کے دوسرے بزرگان دین کی بلتستان آمد اور یہاں کے بلتیوں کو اسلام کی روشنی سے منوار کرنے اور خصوصاً اولاد رسول عربی ﷺ سے دلی محبت ہونے کی بناء پر بلتستان میں سادات طبقہ کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے ان کی خدمات بجالانا عوام الناس اپنے لئے باعث ثواب سمجھتے ہیں لیکن بد قسمتی سے سید منظور حسین جیسا شخص نے عوام کی اس اعتقاد کو ٹھیس پہنچایا موصوف دراصل عامل تھا اور سرگودھا پاکستان سے تعلق رکھتا تھا عامل سید منظور حسین ہمدانی جو کہ اصل میں شیعہ مسلک سے تعلق رکھتا تھا انہیں ۱۹۶۰ کی دہائی میں بلتستان کے چند عناصر نے بلتستان کی مذہبی حالات کو مخدوش کرنے کے لئے مدعو کیا تھا ان عناصر نے چند اہم معلومات ان کو پہلے سے ہی آگاہ کیا تھا جوں ہی وہ بلتستان پہنچے ان معلومات کو مد نظر رکھ کر بعض علماء سے ملاقات کی ان میں سرفہرست سید مختار حسین تھلوی تھے۔ سید منظور حسین نے ان معلومات کو ان مذہبی طبقہ پر اس طرح پیش کیا جیسے کہ وہ غیبی اشارے سے بات کر رہے ہیں ایسے حالات میں کج فہم اور ان پڑھ اور سادہ لوح لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا کر گمراہی کے راستہ پر ڈال دیا اور اس وقت کے مذہبی قیادت پر اس طرح پیش ہوا جیسا کہ وہ ایران سے حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی کے مرید خاص اور رہبر کامل بنکر آئے ہیں دلچسپ بات یہ ہے انہوں نے اس وقت کے مذہبی قیادت کو اعتماد میں لیکر دورہ شروع کیا اور ہر قصبہ اور گاؤں میں پہنچتے تو نعرہ تکبیر اور درود سلام کے ساتھ استقبال کرتے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس عامل کے کرتوت رنگیاں عیاں ہوتے گئے جس کی وجہ سے مذہبی طبقہ ان سے دور ہوتے گئے اور عوام کو اس سلسلے میں آگاہ کیا تاہم ایک عالم دین سید مختار حسین تھلوی نے سید منظور حسین ہمدانی سے مل

بھگت کر کے چند مذہبی اصلاحات کا ایجاد کر دیا اور سادہ لوح عوام کو اس پر عمل درآمد کرایا گیا جس کی تفصیل ذیل میں دی جا رہی ہے۔ سید منظور حسین ہمدانی کی انتقال کے بعد پروگرام کے مطابق سید مختار حسین تھلوی اس نو ایجاد فرقہ کا پیشوا بن گیا یاد رہے اس فرقہ کا نہ کوئی کتاب ہے نہ فقہ اور نہ کوئی عالم دین بلکہ اس وقت سید مختار حسین سفیدو

سیاح کا مالک ہے دیکھنا یہ ہے کہ ان کے بعد ان کا جانشین کون بنتا ہے دیکھیے آگے آگے ہوتا ہے کیا عوام کی آگاہی کے لئے ان کے چند اصول/اصلاحات قارئین کی ملاحظہ کے لئے پیش کی جارہی ہے۔

۱۔ کلمہ طیبہ میں سید منظور حسین قائم آل محمد حجت اللہ (کا رنگین اضافہ)

۲۔ اذان میں سید منظور حسین حجت اللہ (کا رنگین اضافہ)

۳۔ کلمہ طیبہ میں سید منظور حسین سے بغض رکھنے والوں پر لعنت بھیجنا

۴۔ سید منظور حسین کے قبر پر سجدہ کرنا اور نماز پڑھنا

۵۔ نماز تراویح کو بدعت قرار دیکر ترک کرنا

۶۔ سیدہ خاتون کا غیر سید کے ساتھ نکاح کو حرام قرار دینا

۷۔ سید مختار حسین کو بیک وقت چار بیویوں سے زیادہ شادی کرنے کا خصوصی حق

۸۔ عورتوں کو نماز جمعہ واجب قرار دینا

۹۔ ذکوٰۃ فطر صرف روزہ دار پر عائد ہونا

مذکورہ بالا اصطلاحات ظاہری ہیں اور عوام الناس با آسانی ملاحظہ کر سکتے ہیں سید منظور حسین کی قبر پر یوں تحریر کیا ہوا ہے۔

سید منظور حسین پیر طریقت، محافظ آل محمد مشرب ہمدانیہ

﴿مذھب صوفیہ امامیہ نوربخشیہ﴾

علی حسین شگری (تروپی)

کتب نوربخشیہ کی تیاری اور اشاعت

اردو ترجمہ: غلام حسن حسنو، ایم اے

رسالہ نوربخشیہ (قسط اول)

(نوٹ) یہ کتاب ۱۳۳۱ شمسی قمری کو ایران میں سبع الشانی نامی کتاب کے حاشیے پر شائع ہوئی ہے کتاب پر بطور مصنف مولانا علاؤالدین بن سید محمد نوربخش کا نام درج ہے غالباً یہ سید محمد نوربخش کے پوتے شاہ قاسم فیض بخش کے بیٹے ہیں تمہیدی کلمات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسالہ شیخ اسحاق ملتانی کی فرمائش پر لکھا گیا ہے یہ صاحب میر سید محمد نوربخش کے مرید اور خلیفہ ہیں جنھیں نوربخش نے اپنا خلیفہ بنا کر ملتان روانہ کیا تھا اسی طرح اس کے مندرجات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سید محمد نوربخش کی زندگی میں تصنیف ہوئی ہے کیونکہ وہ سید نوربخش (متوفی ۸۶۹ھ) کے لئے خلد اللہ ظلال ارشادہ وھدایتہ لکھتا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ ۸۶۹ھ سے پہلے لکھا گیا تھا کیونکہ اس کے کسی اور نسخے کا ہمیں علم نہیں ہے اور بظاہر یہ مکمل ہے اور کہیں کوئی تشنگی یا افتادگی محسوس نہیں ہوتی اور ساتھ ہی یہ رسالہ مختصر مگر نہایت جامع ہے اس میں بہت سے صوفیانہ اصطلاحات کی عمدگی کے ساتھ مختصر تشریح ہے الفقہ الاحوط اور دوسری کتابوں اور مقامات تصوف کے سمجھنے میں اس سے خوب مدد ملتی ہے اس لئے اس کا اردو ترجمہ نذر قارئین ہے تفہیم کے لئے جو الفاظ یا عبارات ہم نے بڑھائے ہیں انہیں () کے اندر رکھ دیے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم○ الحمد للہ حمد الشاکرین و صلی اللہ علی نبیینا محمد و آلہ الطاھرین اما بعد برادر حقیقی قدوۃ المرشدین، زبدۃ الواصلین، افتخار الکاشفین، مست بادۂ سبحانی شیخ اسحاق ملتانی اللہ تعالیٰ ان کے تجلیات و حالات کے برکات کو ہمیشہ جاری رکھے، جو بزرگ اولیائے زمانہ میں سے ہیں اور تمام مراتب و مقامات معنوی کو بکثرت بار مشاہدہ کر چکے ہیں، نے اس فقیر سے اس طائفہ (صوفیا) کے احوال و اصطلاحات کے بیان میں چند اسرار لکھنے کی درخواست کی اگرچہ میں اس قسم کے کاموں میں ہاتھ ڈالنے کا اہل نہیں سمجھتا لیکن کیونکہ دنیا بے اعتبار ہے اور موصوف عازم مکہ مکرمہ ہے اس لئے ان کے التماس پر بطور اجمال مختصراً ۸ ابواب پر مشتمل چند اوراق لکھے گئے ہیں۔

باب اول تفاوت مراتب سالکین باب دوم اطوار و انوار باب سوم عوالم کلیہ باب چہارم سیر سالکین باب پنجم رویا، مکاشفات، مشاہدات، معاینات باب ششم مراتب تجلیات باب ہفتم عالم مثال اور اس کی حقیقت باب ہشتم لباس سیاہ کے کوائف

باب اول تفاوت مراتب سالکین

اے برادر (دینی) جان لو! اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے حدیث (نبوی) الطرق الی اللہ بعدد انفاس

الخلائق اللہ تک جانے کے راستے مخلوق کے برابر ہیں کے تحت حضرت صمدیت تک جانے کے راستے بے شمار ہیں لیکن ان میں سے مقصود سخت راستہ سالکین اہل ریاضت کا راستہ ہے ان کے مراتب اور مدارج میں بہت فرق ہیں کیونکہ فقر کشف، حقائق اور اطوار کی طرف اشارہ ہے اور

فقیر وہ ہے جسے کشف، حقائق اور اطوار حاصل ہو

اور فقیر کامل وہ ہے جسے یہ تینوں مکمل حاصل ہو

مرتبۂ کشف کامل فنا (فی اللہ) و بقا (باللہ) ہے مرتبۂ حقائق کامل حق الیقین ہے اور مرتبۂ اطوار کامل غیب الغیوب ہے

فقیر کامل مکمل وہ ہے جو دوسروں کو ان تینوں مراتب تک پہنچا سکتا ہو

سالکینِ کاملین کی جماعت سلسلۂ ولی اولیا، برہان الاصفیا، مجمع کمالات اولین والاخرین حضرت نوربخش اللہ تعالی ان کے ارشاد و ہدایت کا سایہ ہمیشہ قایم رکھے ، اس زمانے میں درجۂ کمال کو پہنچ چکی ہے کیونکہ سالکین کی روش میں فرق ہوتا ہے بعض فقط تھوڑی مقدار والے مکاشف (کشف والے) ہیں یہ اطفالِ طریقت ہوتے ہیں جس طرح بچوں کو بینائی گویائی اور دانائی سے پہلے حاصل ہوتی ہے (اسی طرح ان کو بھی پہلے کشف کا ملکہ حاصل ہوا ہے) بعض مکاشف ہونے کے ساتھ ساتھ تھوڑا محقق بھی ہوتے ہیں اور یہ معیت الہی حاصل نہ ہونے کی بنا پر کامل نہیں ہوتے اگرچہ یہ دونوں گروہ ہر جگہ نادر ہی ملتے ہیں لیکن کشف، حقائق اور اطوار میں کامل والے حضرت نوربخش کے سلسلے کے سوا دنیا میں کہیں نہیں پائے جاتے اور یہ طائفہ افراد اور اقطاب ہیں

این طائفه اند اهلِ تحقیق باقی همه خویشتن پرست اند
فانی زخود بدوست باقی این طائفه که نیست اند و هست اند

یعنی یہی گروہ اہل تحقیق کا گروہ ہے باقی خود پرست ہیں کیونکہ یہ گروہ اپنی ذات کے لحاظ سے فانی اور محبوب حقیقی میں باقی ہیں اس لئے یہ ایک لحاظ سے کالعدم اور دوسرے لحاظ سے موجود ہیں:

باب دوم اطوار سبعہ اور انوار متلونہ کا بیان

گر اطوار دل را ندانی تو نام بگویم بترتیب بشنو تو تمام
لسانی و نفسی و قلبی شمر چو سری و روحی خفی ای پسر
بغیب الغیوب است پایان آن فنای حقیقی است از وی نشان
بود نور سبز و کبود و ظریف دگر سرخ و زرد و سفید نظیف
ازان پس سیاه است بی رنگ نور چنین آمد آخر ز اللہ نور

جان لو! جب طالب صادق مرشدِ کامل کی صحبت میں شرف توبہ اور تلقین ذکر خفی سے مشرف ہوتا ہے جب اثر ذکر سالک کے باطن میں ابھی ظاہر نہ ہوا ہو اسے ذکر زبانی اور ذکر قلبی کہتے ہیں اس مقام میں سالک کے محسوسات میں سبزے کا احساس ہوتا ہے اس عالم کا نور سبز ہوتا ہے۔

اس کے بعد جب سالک کا نفس پاک ہوکر ذکر الہی سے محظوظ ہوتا ہے اور اس کے نفس میں ذکر کا اثر ظاہر ہوتا ہے اس مرتبے میں یہ ذکر ذکرِ نفسی کہلاتا ہے اس عالم کا نور کبوتری رنگ کا ہوتا ہے اور سیر سالک عام عناصر کی آخری حد کو پہنچ جاتا ہے۔

جب سالک کا دل جو مخزن اسرار نامتناہی ہے، غبار بشریت کو اتار پھینکتا ہے اور ذکر الہی سے متعلق ہو جاتا ہے

ذکر پر مداومت اور مواظبت کی وجہ سے ذاکر کا دل ذاکر بن جاتا ہے اور منہ وحلق کے بغیر اور زبان (کو حرکت دیے) بغیر دل اپنی جگہ ذکر کرتا ہے چنانچہ ہر کوئی اس کی آواز کو سن سکتا ہے (اس مرحلے میں) ذکر کی آواز قمری کے بولنے کی آواز جیسی ہوتی ہے اس عالم کا نور سرخ ہے اور سیر سالک فلک قمر کو پہنچتا ہے اور وہ اہل نجات میں سے ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد سالکین کے کئی درجات ہیں جب ذکر قلبی مکمل اور صاف ہو جاتا ہے (تو اب ذکر) سری بن جاتا ہے اور سالک کا سیر افلاک کو پہنچتا ہے صدائے ذکر سری بھی لوگ سن سکتے ہیں اس کی آواز ایک برتن کے پاس پڑنے والے قدموں کی چاپ جیسی ہوتی ہے۔ اس عالم کا نور زرد ہوتا ہے۔

جب سالک کا سیر افلاک کی انتہاؤں میں پہنچ جاتا ہے ذکر روحی بن جاتا ہے اس کی بھی آواز ہوتی ہے (یہ آواز ایسی سنائی دیتی ہے) جیسے خالی برتن میں دودھ دوہنے سے آواز پیدا ہوتی ہے ذکر روحی کی آواز ایسی ہی ہوتی ہے اس مقام کا نور نور صاف سفید ہے۔

جب سالک افلاک سے بھی ترقی کر جاتا ہے اور عالم جبروت کے شروع میں پہنچ جاتا ہے تو ذکر خفی بن جاتا ہے اس ذکر کی بھی آواز ہوتی ہے جیسے کھینچے ہوئے ریشمی دھاگے پر مکھی کے بیٹھنے یا کسی چیز کو آہستہ اس پر رکھنے سے پیدا ہونے والی آواز یا جس طرح نرم اور لطیف آواز ہوتی ہے اسی طرح ذکر خفی کی آواز ہوتی ہے اس حقیر نے ذکر سری اور ذکر خفی کی آواز حضرت نوربخش کے دل مبارک سے سنی ہے اور خود بھی اسی پر پابندی کے ساتھ عمل پیرا ہے اس عالم کا نور سیاہ ہوتا ہے۔

یہاں پہنچ کر سالک انوار الہی اور نورالانوار حقیقی کی چمک میں ذرہ وار جذب ہو جاتا ہے محبت الہی کے افراط کی وجہ سے سالک خود کو بھی نہیں پاتا اس وقت ذاکر، اور ذکر عین مذکور بن جاتا ہے۔ اس مقام میں ذکر خفی ذکر غیب الغیوب کہلاتا ہے یہ نایاب ذکر اصل مطلوب ہوتا ہے اس عالم کا نور بے رنگ ہوتا ہے یہ ایسا نور ہے جو لطیفۂ قالبیہ، لطیفۂ نفسیہ اور لطیفۂ خفیہ کے مراتب پر چمکتا ہے اور ان مراتب میں سے ہر مرتبہ اسی رنگ میں رنگ جاتا ہے۔ یہاں سے سالک غیب مطلق میں پہنچ جاتا ہے تمام رنگ اپنے اپنے حقیقت کی طرف رجوع کرتے ہیں ان کا کوئی رنگ ظاہر نہیں ہوتا اور یہ عالم بے رنگ و بے بو ہوتا ہے۔

باب سوم عوالم کلیہ اور حضرات خمسہ

جان لو کہ عالم کل پانچ ہیں اول عالم فلک دوم عالم ملکوت سوم عالم جبروت چہارم عالم لاہوت اور پنجم عالم ناسوت۔

اول عالم فلک عالم فلک انسان کامل کا عالم (یہی دنیا) ہے یہ عالم مرکز زمین سے عرش تک ہے۔

دوم عالم ملکوت عالم ملکوت عالم فلک کی روحانیت کو کہتے ہیں اور یہ روحانیت دو ہیں فلک قمر سے اوپر (کی روحانیت) کو ملکوت علوی (یا ملکوت اعلی) کہتے ہیں اور فلک قمر سے نچلے عالم (کی روحانیت) کو ملکوت سفلی (یا ملکوت اسفل) کہتے ہیں۔

جان لو کہ حکما بالائے عرش کو لاخلا اور لاملا سے

تعبیر کرتے ہیں پس جان لو کہ عرش کے اوپر کوئی وجود ہے اس لحاظ سے لاخلا ہے اور اگر وجود نہیں ہے اس اعتبار سے لا ملا ہے (واضح رہے کہ) عرش کے اوپر موجود اجسام لطیف محض ہوتے ہیں ۔

سوم عالم جبروت عالم جبروت سے علم الٰہی عبارت ہے وہ اس طرح کہ کائنات کی تمام لطیف وکثیف موجودات اور ان کی صورتوں کو علم الٰہی نے احاطہ کیا ہوا ہے علم اپنی تمام شاخوں کا احاطہ کرتا ہے جس طرح آدمی اپنی دو انگلیوں کا احاطہ کرتا ہے اسی طرح کائنات کے ذرے ذرے اور ان کی صورتوں کو اللہ تعالیٰ کے علم نے احاطہ کیا ہوا ہے اور کوئی ذرہ اس سے باہر نہیں کائنات کے ذرے ذرے اور ان کی صورتوں کو اعیانِ ثابتہ کہتے ہیں۔

اعیانِ ثابتہ اشیاء ہونے کے اعتبار سے اور ثابت ہونے کے لحاظ سے دائمی یعنی قدیم ہیں لیکن معنی کے لحاظ سے اور اوصاف کے اعتبار سے حادث ہیں۔

چہارم عالم لاہوت عالم لاہوت کے لئے باقی عالموں میں ظہور نہیں ہے جب باقی عالموں سے منقطع ہو جاتا ہے تو ھویت کے اعتبار سے سب کو عالم لاہوت کہتے ہیں ۔ ھویت میں کسی بھی چیز یا شے کا کوئی وجود نہیں ہوتا اور ھویت غیب کے لئے کسی چیز کے بغیر کبھی بھی ظہور نہیں نہ کبھی ظہور ہوگا۔

کان اللہ ولم یکن معہ شی، اللہ تعالیٰ موجود تھا اسکے سوا کوئی نہ تھا

اور

وھو الان کما کان وہ ایسا ہے جیسا پہلے تھا

اسی معنی سے عبارت ہے

پنجم عالم ناسوت عالم ناسوت کو انسان کامل بھی کہتے ہیں اور ا نسان کامل وہ مظہر ہے جو تمام تجلیات الٰہی سے متجلی اور تمام اخلاق خداوندی سے متخلق (آراستہ) ہوتا ہے یہ ایک جامعیت ہے اور تمام اسماء اور صفات اس میں سما سکتی ہیں اور اس کی حقیقت وہاں بے تعین ہوتی ہے اور کسی چیز میں یہ حقیقت سما نہیں سکتی کیونکہ اس کا مظہر مظہر حق ہے اگر چہ وہ اس خاکی دنیا میں ہے جو عالم عناصر (اربعہ یعنی مٹی، پانی، ہوا اور آگ) اور موالید ثلاثہ (جمادات، نباتات اور حیوانات) سے عبارت ہے

باقی وہ لوگ رائی کے دانے کی مانند بلکہ اس سے بھی حقیر تر ہے جنہیں انسان کامل کا مرتبہ حاصل نہیں اور جو اس گروہ کو نہیں پہچانتے انہیں انسان نہیں کہا جا سکتا۔ حضرت ناسوت کی حقیقت ایسے انسان کے صفات سے متصف ہوتا ہے باقی بنی آدم کو جنہیں تم انسان کہتے ہو، کامل ہیں نہ ہی وہ انسان ہیں بلکہ عالم موالید میں داخل حیوان ہیں:

اولئک کالانعام بل ھم اضل سبیلا یہ حیوان ہیں بلکہ اس سے بھی بدتر ہیں

(جاری ہے۔۔۔۔)

پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

اقوال لقمان علیہ السلام

اے بیٹے! جھوٹ بولنے والے کے چہرے کی رونق زائل ہو جاتی ہے۔

اے بیٹے! جنازوں کی شرکت آخرت کی یاد دلاتی ہے۔

اے بیٹے! لوگوں سے اچھی بات خندہ پیشانی سے کرو تم محبوب بن جاؤ گے۔

اے بیٹے! لوگوں کی تعریف کا خواہشمند نہ ہو۔

اے بیٹے! جب کسی کے گھر جاؤ تو زبان اور آنکھوں کی حفاظت کرو۔

اے بیٹے! جسم کو گندگی سے، زبان کو غیبت اور کان کو ۔۔۔ سے بچائے رکھو۔

تبصرہ کُتب (بارانِ رحمت کا پہلا قطرہ)

تحریر: غلام حسن حسنو، ایم اے

آج ہی جناب حافظ ذاکر علی سرموی کی جانب سے ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' موصول ہوا کتاب کا مقدمہ اور رائے گرامی پڑھ کر بے ساختہ زبان سے جاری ہوا کہ ''یہ باران رحمت کا پہلا قطرہ ہے اور اب یہ سلسلہ مسلک نوربخشیہ کی زیر کاشت زمینوں کو سرسبز و شاداب اور مدتوں سے اس کے اطراف میں پڑے ہوئے نظر انداز بنجر زمینوں کو جل تھل کریگا'' یہ کتاب ملتے ہی کیا جانے والا ایک شگون ہے الحمدللہ یہ سلسلہ خود ہماری اپنی زندگی میں پورا ہوکر رہے گا۔

جناب حافظ صاحب اور ان کے رفقاء نے وقت کے ایک اہم تقاضے کو بروقت محسوس کرتے ہوئے ان مسائل کو یکجا کر کے قوم پر بڑا احسان کیا ہے اس عظیم الشان کام کی تکمیل اور پیش کش پر میں جناب حافظ ذاکر علی اور ان کے تمام رفقاء کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام مخلصین و محبین کی اس کوشش کو شرف قبولیت بخشے اور باقی اہل ثروت کے لئے اسے نمونہ عمل بنادے (آمین)

ادارہ ماہنامہ نوائے صوفیہ جسے ادارہ کہنے کی ہمارے پاس کوئی توجیہ نہیں کیونکہ ہم نے لاتعداد ادارے اور ان کی ذیلی شاخیں دیکھی ہیں اس کا کوئی دفتر ہے نہ عملہ۔ سٹاف ہے نہ منجھے ہوئے کوئی کارکن۔ بجٹ ہے نہ کوئی مالی منفعت دینے کی کوئی سکت۔ سوائے چند محدود کے لکھاری ہیں نہ قارئین کی لامحدود تعداد۔ اور اس پر طرفہ یہ کہ اس کے راستے میں ہزاروں رکاوٹیں، افواہیں، سازشیں، بے جا شکایتیں اس کے باوجود پندرہ سولہ سال سے اس کی مسلسل اشاعت موجودہ خلائی و ایٹمی دور کا سب سے منفرد معجزہ ہے۔

جناب حافظ صاحب اور ان کے رفقاء نے بہی خواہان ملت کو ایک راہ عمل کا نمونہ دکھایا ہے مجھے امید ہے کہ بہی خواہان ملت جو موجودہ بحران سے کافی حد تک پریشان ہیں، ان کی جلائی ہوئی شمع کو مسلک میں نور و ضیاء پھیلانے اور نوربخشی اذہان کو جلا بخشنے کے لئے آگے بڑھیں گے۔

ان اندھیروں سے کہیں اپنا ٹھکانہ کرلیں
ہم بڑے عزم سے بنیاد سحر رکھتے ہیں

اگر اس طرح مزید درج ذیل کام کریں تو ہمارے سارے اختلافات جن کی کوئی ٹھوس بنیاد نہیں محض چند لوگوں کے ذاتی مفادات اور اغیار کی سازشوں کے طفیل اب تک موجود ہیں، خود بخود ختم ہوجائیں گے۔ اور ہم ایک بار پھر اپنے عظمت رفتہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔

آیئے اب ہم ان کاموں کا جائزہ لیتے ہیں جو قابل عمل بھی ہیں اور وقت کے تقاضوں کے عین مطابق بھی۔ وہ یہ ہیں کہ۔

ہمارے بزرگان دین سب پڑھے لکھے اور صاحب تصانیف بزرگ ہیں ان کے علمی آثار دنیا کی بہترین کتابخانوں میں محفوظ ہیں ان کی ایک بڑی تعداد چھاپی قلمی اور فوٹو کاپی کے ذریعے ہمارے ہاتھوں میں آچکی ہیں اور کچھ آنے والی ہیں اور باقی کا حصول بھی اب آسان ہو چکا ہے جو کتابیں ہمارے ہاتھوں میں پہنچ چکی ہیں ان میں سے کئی ایک کے اردو ترجمے ہو چکے ہیں اور محض مالی مسائل کی وجہ سے ان کی اشاعت رکی ہوئی ہیں ارباب دولت ان کی اشاعت کا بیڑا اٹھائیں۔

نوائے صوفیہ میں بے شمار موضوعات پر مضامین اور نظمیں شائع ہو چکی ہیں ان مضامین میں نہایت اہم مضامین شامل ہیں جو مستقبل میں بہترین ریفرنس بکس کی حامل ہونگی ان مضامین کو بھی موضوعات کی ترتیب کے ساتھ اشاعت کا بندوبست ہونا چاہیئے اس ضمن میں علامہ محمد بشیر صاحب کا فقہ احوط کی تشریح بعنوان شریعت محمدیہ ، راقم کے قرآن پاک کے منتخب آیات اور ان کی تشریح ، احادیث نبوی اور ان کی تشریح ،احوال و آثار بزرگان نوربخشیہ ، محسنین نوربخشیہ اور کتابوں پر تبصرے ، مولانا شکور علی انور کا تعارف نوربخشیہ ، ڈاکٹر غازی کا تذکر و تدبر ، ش م کوروی کا مولانا علی کوروی کے خطبات ، مختلف مضامین اور مختلف مشاہیر کے انٹرویوز ، مختلف خانقاہوں و مساجد کا تعارف ، مختلف علاقوں کا تعارف ، مختلف قومی خبروں سے قومی تاریخ کی تدوین غرض ان موضوعات پر بیش قدر مضامین کا بڑا ذخیرہ موجود ہے انہیں یکجا کرنے اور ان پر ضروری نظر ثانی کے بعد انہیں شائع کر دیا جائے اور انہیں لاگت نکالنے کے بعد تھوڑی منافع کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش کر دیے جائیں اس طرح اس آمدنی سے مزید اشاعتی کام بھی جاری رہیں گے ۔

اس سلسلے میں راقم کے پاس اس وقت اشاعت کے لئے کمپوز شدہ کئی کتابیں اور غیر کمپوز شدہ کئی مسودے موجود ہیں اسی طرح مولانا شکور علی انور کوروی اور مولانا محمد رضا آخوندزادہ کے پاس بھی مسودے موجود ہیں جناب ڈاکٹر غازی کے پاس دیوان نوربخش اور اسرار الشہود کے کمپوز شدہ مسودے اشاعت کے لئے موجود ہیں امید ہے کہ جناب حافظ صاحب اور ان کے رفقائے کار نے جو شمع روشن کی ہے برادران اہل صفا دیے سے دیا جلتا ہے کے مصداق مزید کتابوں کی اشاعت کے لئے اپنی تجوریوں کے منہ کھول دینگے۔

☆☆☆

امر بالمعروف اورنھی عن المنکر

تحریر: م ش کوروی

کنتم خیر امة اخرجت للناس تم لوگوں کے لئے پیدا کردہ بہترین امت تامرون بالمعروف و تنھون عن ہو تم نیکی کا حکم دیتے، برائی سے عن المنکر و تومنون باللہ روکتے اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو

اس آیت میں اللہ تعالی نے امت مسلمہ کو بہترین امت ہونے کی خوشخبری دی ہے اور اس کی وجہ بھی بتائی ہے وہ یہ کہ یہ فضیلت اور برتری مفت نہیں بلکہ امر بالمعروف (نیکی کی تلقین) اور نہی عن المنکر (برائی کی ممانعت) کی وجہ سے ہے۔

دوسری امتوں کے لئے اللہ کا پیغام اللہ کی جانب سے انبیائے کرام لے کر آتے تھے لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالی نے نبوت ورسالت ختم فرمایا جس کے بارے میں قرآن کریم میں باقاعدہ اعلان فرمایا اسی طرح اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف موقعوں پر بیان فرمایا اس لئے اب کسی نبی یا رسول کا آنا ممکن نہیں ہے اب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ امت مسلمہ کو تفویض ہوا ہے اس لئے امت مسلمہ کا ہر فرد اس کا مکلف ہے اس کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانی نے ذخیرۃ الملوک کا ایک باب اس کے لئے مخصوص کیا ہے اسی طرح الفقہ الاحوط کا ایک باب اس کے لئے مخصوص ہے اگرچہ ہر مسلمان امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر مامور ہے لیکن علم و تجربہ اور شعور و آگہی کی بنیاد پر علمائے کرام پر اس کی ذمہ داری زیادہ عائد ہوتی ہے چنانچہ رسول اللہ کے بعد سے اب تک علمائے کرام اپنا یہی فرض منصبی ادا کرتے آئے ہیں انہی کی کوشش اور سعی کے نتیجے میں آج چودہ سو سال سے زائد عرصہ گزر جانے کے باوجود دین اسلام موجود ہے دین کی موجودگی علمائے کرام کی پر خلوص کوششوں کی مرہونِ منت ہے جو انبیاء کے وارث ہونے کا حق ادا کرتے رہے ہیں۔

تبلیغ دین کے انہی فرائض کی انجام دہی کی بدولت علمائے کرام کو وارث انبیا ہونے کا شرف حاصل ہے چنانچہ حدیث نبوی میں ہے کہ

العلماء ورثة الانبیاء یعنی علماء انبیا کے وارث ہیں

علماء کو یہ شرف اس لئے حاصل ہوا ہے کیونکہ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا عمل انہی پر موقوف ہے اگر اس فریضے کو نظر انداز کر دیا جائے اس کے باوجود وارث انبیاء کا دعوی کرے تو یہ صریح جھوٹ اور دھوکہ ہے۔

فی زمانہ تبلیغ دین کا مطلب یہ بن کر رہ گیا ہے کہ اپنے فرقہ یا پارٹی کی غلو پر مبنی تعریف و توصیف کی جائے خواہ وہ بے بنیاد ہی کیوں نہ ہو اور اپنے پارٹی والوں کی خوب تحسین کرے خواہ وہ کتنے ہی گناہان کبیرہ وصغیرہ کے مرتکب کیوں نہ ہوتے ہوں؟ اور دوسرے فرقوں کی کی تکذیب و

تردید کی جائے خواہ وہ کتنے ہی برحق ہوں اور اس کے ماننے والوں کے خلاف خوب نفرت پھیلایا جائے خواہ وہ کتنے ہی نیک اور باعمل ہوں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا حکم یہ ہے کہ

1- غیر مسلموں کو اپنے نیک اعمال و کردار کے ذریعے اسلام کی طرف بلائے۔

2- مسلمان بے عمل لوگوں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تلقین کی جائے۔

3- مسلمانوں میں نفرت کی بجائے الفت پیدا کی جائے

4- انسان ہی نہیں بلکہ تمام مخلوق خدا کے ساتھ نیکی و بھلائی کی جائے۔

تبلیغ دین کے سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لائحۂ عمل واضح کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

من رای منکم منکرا فلیغیر تم میں سے کوئی برائی دیکھے تو اسے بزور طاقت بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ روکے اگر یہ قدرت نہ ہو تو زبان سے روکے

فان لم یستطع فبقلبہ و ذالک
اگر یہ بھی نہ کرسکے تو دل سے نفرت کرے

اضعف الایمان یہ کمزور ایمان کی صورت ہے

ہم میں سے ہر ایک کو غور کرنا چاہیے کہ ہم اس ارشاد نبوی پر کتنے عمل کرتے ہیں؟ اس طرح ہمیں اپنے ایمان کے درجے کا علم ہو جائیگا یہاں ایمان کی تین صورتوں کا ذکر ہوا ہے پہلی صورت مضبوط، دوسری درمیانہ اور آخری کمزور و ناتوان صورت ہے آیئے اب ہم اپنے آپ سے سوال کرتے ہیں کہ

1- کیا آپ نے کسی گناہ کبیرہ کرنے والے کو گناہ سے روکا ہے؟ اور روکنے کی کونسی صورت اختیار کی ہے؟ اگر نہیں روکا تو وجہ کیا ہے؟

2- کیا آپ نے کسی کو نیک عمل کرنے کی ترغیب دی ہے؟ ترغیب کی نوعیت کیا ہے؟ اگر نہیں دی تو وجہ کیا تھی؟

3- کیا آپ نے کسی کے ساتھ تعصب یا پارٹی بازی سے کام تو نہیں لیا جس کی وجہ سے برائی سے نہ روکا اور نیکی سے روک دیا؟

4- کیا آپ فرقہ پرستی کر کے حق کا ساتھ نہ دے کر خود برائی کا مرتکب تو نہیں ہوا؟

☆☆☆

فرمودات شاہ ہمدان علیہ الرحمۃ

☆ اگر تو بیدار دل ہے تو بڑوں کی عزت کر۔
☆ بے ہودہ باتوں کو تمام آفتوں کا راز جان لو۔
☆ حیات جاودانی چاہتے ہو تو حق کے ساتھ رہو۔
☆ صدق دل سے مانگو تاکہ مل سکے۔
☆ سب کا بوجھ اٹھاؤ تاکہ لوگوں میں باعزت بن جاؤ۔
☆ ہر کسی کے ساتھ نہ بیٹھ تاکہ تو برباد نہ ہو جائے۔
☆ اگر فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہو تو نصیحتیں سنو۔
☆ دنیا پرست لوگوں کی صحبت سے دور رہو تاکہ تمہارا دل سیاہ نہ ہو جائے۔
☆ اگر باعزت رہنا چاہتے ہو تو اپنے اختیار کو غلط استعمال نہ کرو۔
☆ خدا کے سوا کسی اور پر اعتماد نہ کرو تاکہ پچھتانا نہ پڑے۔

محسنین نوربخشیہ ..... جناب صوفی غلام محمد

تحریر: غلام حسن حسنو، ایم اے

جناب صوفی غلام محمد صاحب میں موضع سرمک میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم سرمک ہی میں حاصل کی پھر مزید تعلیم کے لئے سکردو جا کر ہائی سکول میں داخلہ لے لیا خوش قسمتی سے ان دنوں وہیں منشی نور علی بلغاری (ریٹائرڈ چیف آفیسر) بابو ذاکر احمد کریس (موجودہ ایڈمن آفیسر ڈی سی آفس سکردو) اور منشی رستم علی مچلو (ریٹائرڈ پراجیکٹ منیجر) نے بھی وہیں داخلہ لیا اس طرح انہیں نہ صرف بہترین طریقے سے تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملا بلکہ ایک دوسرے کی صحبت اور اجنبی علاقے میں ایک ہی مسلک کے پیروکار ہونے کی بناء پر مذہبی ہمدردی، دینی درد اور باہمی یکجہتی کو بھی فروغ حاصل ہوا۔

آپ تعلیم کے بعد سرکاری ملازم ہوئے اور مختلف عہدوں پر کام کرتے رہے کچھ عرصہ تحصلدار رہے اور پھر ملازمت سے سبکدوشی تک ضلعی محکمہ صحت کے ایڈمنسٹریٹیو آفیسر رہے اور اسی عہدے سے ریٹائرمنٹ لیا آپ دوبار حج بیت اللہ سے مشرف ہو چکے ہیں اس وقت آپ مستقل طور پر سکردو میں فراغت کی زندگی گزار رہے ہیں ان کے بڑے صاحبزادے ڈاکٹر نیاز علی صاحب ماہر چشم ڈاکٹر ہیں اور باقی تینوں بیٹے بلتست میڈیکل اینڈ جنرل سٹورز کے نام سے وسیع پیمانے پر کاروبار کرتے ہیں ۔

آپ نے دوران سروس ان نوربخشیوں اور دوسرے نادار مستحقین کی زبردست دستگیری کی جو محض اثر و رسوخ کے فقدان اور آفیسرانِ بالا تک رسائی نہ ہونے کی وجہ سے ملازمت یا اپنا جائز حق حاصل کرنے میں ناکام رہتے تھے چنانچہ آج بھی محکمہ صحت اور دوسرے محکموں میں سینکڑوں لوگ آپ کی اسی غریب پروری کے گواہ ہیں آپ نے بلا کی ذہانت پائی ہے سرکاری دفاتر کے سرخ فیتہ کے شکار لوگ آپ کے پاس آ کر مشورے لیتے ہیں آپ انہیں مفت قانونی امداد بہم پہنچاتے ہیں اور مختلف نوعیت کی درخواستیں لکھ کر دیتے ہیں۔

آپ سکردو انجمن صوفیہ نوربخشیہ کے تقریبا بانیوں میں سے ہیں اور موجودہ جامع مسجد کرسمہ تھنگ کے قدیم و جدید عمارتوں کے عینی شاہد ہیں بلکہ دوسرے اور تیسرے دور تعمیر کے بانیوں میں سے ہیں آپ کا کہنا ہے کہ پہلی عمارت منشی علی مرحوم کا تعمیر کردہ تھا جس کی دیواریں کچی تھیں اسی طرح اس کی چھت بھی تختوں کی بجائے کرپ سے بنایا گیا تھا خطبہ دینے کے لئے منبر موجود نہیں تھا بلکہ منبر کی جگہ مسجد کی سطح سے ایک فٹ نیچے ایک گڑا تھا خطیب اس میں کھڑے ہو کر خطبہ دیتا تھا مارچ 1960 میں راجہ فتح علی خان کی صدارت میں انجمن کی بنیاد پڑی اور راجہ صاحب نے سب سے پہلے 100 روپے (اس وقت ایک لاکھ سے زائد رقم بنتی ہے) دے کر مسجد کو از سر نو تعمیر کرنے کا فیصلہ ہوا

رجہ صاحب کے اس فراخدلانہ عطیہ کے بعد چندہ جمع کیا جاتا رہا اور تعمیر ہوتی رہی وہ عمارت مستری غلام محمد کوروی کی سربراہی میں مکمل ہوئی تھی ۔ جامع مسجد سکردو کی موجودہ عمارت کی تعمیر ،کشوباغ سنٹر کے قیام وتعمیر، مدرسہ شاہ ہمدان کے قیام وتعمیر، جامع مسجد نوربخشیہ گلگت کی تعمیر اور خانقاہ سرمک کی ازسرنوتعمیر میں آپ نے کلیدی کردار ادا کیا ہے۔

صوفی صاحب سکردو انجمن کے مختلف عہدوں پر فائز رہے اس وقت انجمن کا کوئی عہدیدار نہیں لیکن آپ نہ صرف سکردو بلکہ تمام نوربخشی انجمنوں کی سرپرستی کرتے ہیں اسی طرح مدرسہ شاہ ہمدان اور دوسرے اداروں کی سرپرستی کرتے ہیں۔ آپ مسلک نوربخشیہ کا ایک ایسا راہنما ہے جو ہر فورم پر مسلک کی نمائندگی کرتے ہیں 1987 میں بین الاقوامی شاہ ہمدان کانفرنس مظفر آباد اور 1992 میں بھوربن مری، ایبٹ آباد اور اسلام آباد میں نوربخشیوں کی نمائندگی کرچکے ہیں انہی کی کوشش کے نتیجے میں نوربخشیہ مسلک کا بین الاقوامی سطح پر تعارف ہوا ہے۔

آپ شروع سے ہی مسلک کی اتحاد اور یکجہتی اور یگانگت کے لئے کوشاں ہیں 1982 میں کریس کے معاہدے، 1993 میں خپلو کے معاہدے اور 1999 میں بلغار کے معاہدے میں آپ نے مرکزی کردار ادا کیا۔

آپ راسخ العقیدہ نوربخشی ہیں بدعتوں کے سخت مخالف اور سنت نبوی اور بزرگان سلف کے طرز عمل کے بہت بڑے حامی ہیں آپ کا مطالعہ بہت وسیع ہے آپ علامہ محمد بشیر صاحب اور ندۂ اسلامیہ نوربخشیہ سے بہت زیادہ متاثر ہیں اور ان کے قومی خدمات کے معترف بھی ہیں راقم سے خصوصی تعلق ہیں اس لئے مجھے جب بھی سکردو جانے کا موقع ملتا ہے ان کے دولت کدے پر جاکر ان کی سمع خراشی کرتا رہتا ہوں۔

آپ مسلک نوربخشیہ سے غیر معمولی لگاؤ رکھتے ہیں آپ کی صحبت کا اثر ہے کہ سکردو اور سرمک کے پڑھے لکھے نوجوان مسلک نوربخشیہ سے غیر معمولی لگاؤ رکھتے ہیں اور بدعتوں سے دور رہنے والے ہیں موجودہ بحرانی حالت پر آپ کافی پریشان ہیں اور اسے مذہبی قیادت کی نااہلی سمجھتے ہیں ۔ آپ علمائے نوربخشیہ کے سخت شاکی ہیں کہ وہ بزرگوں کی تصانیف کو اردو میں منظر عام پر لانے میں ناکام رہے اور اس وقت بھی کوئی قابل ذکر اشاعتی کام نہیں ہو رہا ہے۔ آپ موجودہ بحران کے ختم ہونے کا یہ نسخہ بتاتے ہیں کہ ہمارے ہاں اختلاف نہایت معمولی ہیں جنہیں کچھ ان پڑھ لوگ ایشو بنا کر بات کا بتنگڑ بنا دیتے ہیں اگر بزرگان نوربخشیہ کی آثار کا ترجمہ کرکے شائع کیے جائیں تو پڑھے لکھے لوگ انہی کے مطالب پر عمل کرینگے جس کے نتیجے میں اختلافات خود بخود ختم ہو جائیں گے۔

اتفاق واتحاد نوربخشیہ کے لئے آپ ہمیشہ کمربستہ رہتے ہیں اگرچہ گزشتہ عشروں میں اختلافات ختم کرنے کی کوششیں کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوسکیں اس کا انہیں قلق ہے پھر بھی وہ ان کی ناکامی کسی ایک فرد کے کھاتے میں نہیں ڈالتے بلکہ ان کی ناکامی میں سب کو شریک سمجھتے ہیں ،اور وہ پرامید ہیں کہ مستقبل قریب میں یہ سب ٹھیک ہو جائیں گے۔

ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ ہمارے رہنما لکھے [illegible] :

جو اس وقت اپنے جدید و قدیم علوم میں زبردست رسوخ کی بناء پر اہم عہدوں پر فائز ہیں اپنی ذمہ داری کا احساس نہیں کیا ان سے باشعور نوربخشیوں نے جو توقعات وابستہ کی تھیں انہیں مایوسی کے سوا کچھ نہیں دیا انہیں چاہئے تھا کہ اپنے قدیم و جدید علم سے کام لیتے ہوئے بزگان نوربخشیہ کے کتب و رسائل کا ترجمہ کرتے اور انہیں منظر عام پر لاتے لیکن وہ ایسا کرنے میں ناکام رہے۔ اب بھی وقت ہے کہ وہ اس کا احساس کرتے ہوئے اس طرف توجہ دیں ورنہ وہ قیامت کے دن گرفت سے نہیں بچ سکیں گے۔

ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ امر بالمعروف (نیکی کی تلقین) اور نہی عن المنکر (برائی کی ممانعت) وقت کا سب سے بڑا تقاضا ہے ماضی میں ہمارے علمانے اس طرف کافی توجہ دی ہیں جس کے نتیجے میں ہمارا معاشرہ اسلامی روحانی اقدار پر قائم ہیں لیکن اب جدید ذرائع ابلاغ کی یلغار سے اسے شدید خطرہ لاحق ہے اس لئے علمائے نوربخشیہ کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی طرف منظم طور پر پیش قدمی کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ دوسرے معاشروں کی مانند بکھر نہ جائیں اس مقصد کے لئے ہر بہتر طریقہ اپنانے کی ضرورت ہے۔

ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ ہمارے لوگوں نے اثر و رسوخ کی غیر موجودگی اور ہمارے ملکی سسٹم کی ساری خرابیوں کے باوجود بڑی پیش رفت کی ہے تعلیم، کاروبار اور مختلف ذرائع امدن کے ذریعے خاشحالی کی طرف بڑی تیزی سے آگے بڑھ گئے ہیں صرف مذہبی قیادت اور علما وقت کی ضرورت سے آنکھیں بند کر رکھے ہیں اس لئے علماء کو اپنی تمام توجہ تصنیف و تالیف اور تبلیغ و ارشاد کی جانب دینی چاہئے

اب ہم جناب صوفی صاحب کی درازیٔ عمر اور توفیقات میں اضافے کی نیک تمناؤں کے ساتھ رخصت چاہتے ہیں ساتھ ہی دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے مشن میں کامیاب و کامران فرمائے (آمین)

☆☆☆

سیدانور حسین کاظمی سکساوی کی ترقی

معروف سماجی کارکن سیدانور حسین کاظمی جو کہ اسلامک ہیلپ یوکے منیجر تھے ترقی ہو کر کنٹری منیجر کے عہدے پر فائز ہو گیا ہے یاد رہے انہوں نے سائیاں گاؤں کشمیر میں مسجد صوفیہ نوربخشیہ کی دوبارہ تعمیر کے لئے ۹۰ LGI شیٹس، ۷ ہزار روپے نقد اور ۲ عدد شیلٹر ہوم فراہم کیا اور جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد کے لئے LGI شیٹس اور مسافروں کے لئے ۲۰ بسترے اور علی پور مسجد کے لئے تیار چھت اور پائپ فراہم کیا گیا۔ ادارہ نوائے صوفیہ کی جانب سے شاہ صاحب کی اس اعلیٰ خدمات پر اور کنٹری منیجر کے عہدے پر ترقی ہونے پر دلی مبارک باد



سیدانور حسین کاظمی سکساوی

دُنیائے تصوف کی خبریں

شعبہ نشرو اشاعت NYF اسلام آباد

ذاکر حسین ذاکر کا اعزاز

ذاکر حسین ذاکر کسی تعارف کے محتاج نہیں نوائے صوفیہ میں ان کے مضامین اور نظمیں شائع ہوتی رہتی ہیں حال ہی میں آپ قراقرم انٹرنیشنل یونیورسٹی میں اسسٹنٹ پروفیسر منتخب ہوئے ہیں چنانچہ آپ نے شعبہ تعلیم میں اپنے عہدے کا چارج سنبھال لیا ہے آپ اس سے پہلے آغا خان ایجوکیشن سروس پاکستان (AKESP) سے وابستہ تھے AKESP سکردو کے سربراہ اور بعد میں AKESP گلگت سنٹرل آفس میں شعبہ تعلیم و تربیت کے سربراہ تھے آپ نے آزاد کشمیر یونیورسٹی سے سول انجینئرنگ، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور سے فلسفہ میں ایم اے اور آغا خان یونیورسٹی کراچی سے ایم اے ایجوکیشن کیے ہوئے ہیں۔ادارہ نوائے صوفیہ ذاکر حسین صاحب کو اس کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔

☆☆☆

م ش کوروی اور غلام مہدی کا اعزاز

جناب محمد بشیر کوروی جو کسی تعارف کے محتاج نہیں قارئین نوائے صوفیہ انہیں م ش کوروی کے نام سے جانتے ہیں اور انہوں نے مولانا علی کوروی کے خطبات کو نوائے صوفیہ کے ذریعے قارئین تک پہنچانے کا اہم فریضہ بخوبی سرانجام دیا ہے حال ہی میں آپ اور تھانیدار غلام مہدی دونوں کو حکومت عالیہ نے انسپکٹر کے عہدے سے ڈی ایس پی کے عہدے پر ترقی دی ہے آپ دونوں کا تعلق مسلک نوربخشیہ سے ہے اور دونوں کا شمار فرض شناس اور اچھی شہرت والے افسروں میں ہوتا ہے۔ادارہ نوائے صوفیہ دونوں حضرات کو اس کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔

☆☆☆

غلام حسین ایڈووکیٹ اور آمنہ انصاری کا اعزاز

شمالی علاقہ جات قانون ساز کونسل میں ٹیکنوکریٹس کی سیٹوں پر غلام حسین ایڈووکیٹ اور آمنہ انصاری کونسل کے ممبر منتخب ہوئے ہیں اول الذکر قانون سے وابستہ ہیں جبکہ ثانی الذکر سماجی بہبود اور انسانی وسائل کے شعبے سے وابستہ ہیں اور دونوں کا تعلق مسلک نوربخشیہ سے ہے واضح رہے کہ اس سے قبل ان دونوں سیٹوں پر غیر نوربخشی افراد منتخب ہوتے رہے ہیں اس وقت ان دونوں کے منتخب ہونے کے بعد کونسل میں نوربخشی نمائندوں کی تعداد پانچ ہوگئی ہے۔ ادارہ نوائے صوفیہ دونوں ممبران کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔

☆☆☆

آمنہ انصاری اور غلام حسین ایڈووکیٹ کا وادیٔ چھوربٹ میں شاندار استقبال

گزشتہ دنوں چھوربٹ ضلع گنگچھے میں اہلیان حسن آباد کی طرف سے محترمہ آمنہ انصاری نومنتخب رکن قانون ساز

کونسل کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی سید اسد شاہ زیدی ڈپٹی سپیکر قانون ساز کونسل شمالی علاقہ جات تھے جبکہ مفتی محمد عبداللہ اس قریب کی صدارت کر رہے تھے۔ اس تقریب میں ممبران قانون ساز کونس جناب وزیر ولایت علی ایڈووکیٹ، کیپٹن سکندر علی، شیخ نثار حسین سرباز، محمد ابراہیم ثنائی، محمد اقبال اور نومنتخب ممبران غلام حسین ایڈووکیٹ اور مسز آمنہ انصاری کے علاوہ خپلو اور چھوربٹ کے عمائدین اور عوامی نمائندوں نے شرکت کی۔

تقریب میں شرکت کرنے کے لئے عوامی نمائندوں کا یہ قافلہ جب خپلو پہنچا تو عمائدین نے مفتی محمد عبداللہ کی زیرِ قیادت پرتپاک استقبال کیا اور اس موقع پر ممبران قانون ساز کونسل گنگچھے محمد اقبال اور ابراہیم ثنائی نے معزز مہمانان گرامی کو خوش آمدید کہا اور اسے ایک تاریخی واقعہ قرار دیا کہ ضلع سکردو سے اتنی بڑی تعداد میں عوامی نمائندے گنگچھے تشریف لائے۔ بعد ازاں یہ قافلہ حسن آباد کے لئے روانہ ہوئے حسن آباد میں عمائدین چھوربٹ نے معزز مہمانوں کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔

تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔ جس کی سعادت علی خان نے حاصل کی جبکہ محمد علی طالب علم نے نعت رسول مقبول ﷺ پیش کی۔ جناب غلام محمد نے حسن آباد کے عوام کی طرف سے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اتنی دور تشریف لا کر نہ صرف ہماری بلکہ پورے ضلع گنگچھے کے عوام کی خوشیوں میں شریک ہوئے۔ انہوں نے مسز آمنہ انصاری اور غلام حسین ایڈووکیٹ کی کامیابی میں بھرپور کردار ادا کرنے پر ممبران قانون ساز کونسل کا شکریہ ادا کیا اور اس امید کا اظہار کیا کہ اُن کا تعاون مستقبل میں بھی جاری رہے گا۔

حاجی محمد ابراہیم ثنائی نے اپنے خطاب میں ضلع سکردو سے ممبران قانون ساز کونسل کے ضلع گنگچھے تشریف لانے کو تاریخ ساز واقعہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ایسی تقریبات اور باہمی Interaction سے عوام کے درمیان تعاون اور محبتوں میں اضافہ ہوگا جو کہ اس وقت انتہائی ضروری ہے۔ انہوں نے پاکستان مسلم لیگ کی طرف سے پارٹی ٹکٹوں کو میرٹ پر تقسیم کرنے پر پارٹی صدر چودھری شجاعت حسین اور جنرل سیکرٹری مشاہد حسین سید کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے اس توقع کا اظہار کیا کہ نومنتخب ممبران اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ضلع کی ترقی میں اہم کردار ادا کریں گے۔

کیپٹن سکندر ممبر قانون ساز کونسل نے اپنے خطاب میں موجودہ حکومت خصوصاً صدر پرویز مشرف کی طرف سے شمالی علاقوں کی ترقی میں خصوصی دلچسپی لینے پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان مسلم لیگ کی حکومت نے شمالی علاقوں کی ترقی کے لئے نہ صرف سالانہ ترقیاتی بجٹ میں خاطر خواہ اضافہ کیا بلکہ صدارتی پیکیج، خوشحال پاکستان پروگرام کے تحت ہزاروں منصوبوں پر عملدرآمد کی جارہی ہے۔

شیخ نثار حسین سرباز ممبر قانون ساز کونسل نے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مجھے انتہائی خوشی ہے کہ میری بہن آمنہ انصاری جس نے اپنی صلاحیتوں کا جوہر

قانون ساز کونسل میں اپنی پہلی تقریر کے دوران دکھائی منتخب ہو کر آئی ہے۔ آمنہ نہ صرف گنگچھے کی نمائندہ ہے بلکہ وہ پورے بلتستان کی نمائندہ ہے۔

وزیر ولایت علی ایڈووکیٹ ممبر قانون ساز کونسل نے اپنی تقریر میں فقید المثال استقبال کرنے پر خپلو اور چھوربٹ کے عوام کا شکریہ ادا کیا۔

غلام علی حیدری سابقہ ممبر قانون ساز کونسل نے اپنے خطاب میں معزز مہمانوں کی چھوربٹ آمد کو ایک تاریخی واقعہ قرار دیتے ہوئے خوش آمدید کہا۔ غلام حسین ایڈووکیٹ نو منتخب ممبر قانون ساز کونسل نے اپنی تقریر میں اتنی اچھی تقریب کا بندوبست کرنے پر حسن آباد کے عوام کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے یقین دلایا کہ وہ اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے دوسرے ممبران سے مل کر ضلع کی ترقی میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کی کوشش کریں گے۔

آمنہ انصاری نو منتخب ممبر قانون ساز کونسل نے اپنی تقریر میں ان پر اعتماد کر کے ووٹ دینے اور ساتھ ہی یہاں کے عوام کی خوشیوں میں شریک ہونے کے لئے گنگچھے تشریف لانے پر تمام ممبران کا شکریہ ادا کیا اور ان کے اعزاز میں شاندار پارٹی کا بندوبست کرنے پر حسن آباد کے عوام کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے خواتین کے مسائل کے حل کے لئے اپنی ترجیحات کا ذکر کیا۔ بعد ازاں تقریب کی مہمان خصوصی سید اسد شاہ زیدی ڈپٹی سپیکر قانون ساز کونسل نے کہا کہ ہمیں یہاں آکر پتہ چلا کہ ہماری پارٹی کے فیصلے پر ضلع گنگچھے کے عوام کتنے خوش اور مطمئن ہیں۔ یہ ضلع امن و بھائی چارے میں اپنی مثال آپ ہیں ہماری دوسرے علاقوں کے لوگوں کو چاہئے کہ ان کی تقلید کریں۔ انہوں نے کہا کہ نو منتخب ممبران جناب غلام حسین ایڈووکیٹ اور آمنہ انصاری دونوں اعلیٰ صلاحیتوں کے حامل ہیں۔ ممتاز عالم دین مفتی محمد عبداللہ نے اپنی تقریر میں نو منتخب ممبران کو مبارکباد دی۔ آخر میں محمد اقبال ممبر قانون ساز کونسل نے اپنے حلقہ کے عوام کی طرف سے شکریہ ادا کیا کہ وہ حسن آباد تشریف لائے انہوں نے اپنے حلقے میں نئی اور جاری ترقیاتی منصوبوں پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

(جی ایم کوثر، نمائندہ نوائے صوفیہ چھوربٹ)

☆☆☆

علامہ محمد بشیر خطیب جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ کی صحت یابی کے لئے علی پور میں ورد کا اہتمام

انجمن فلاح و بہبود صوفیہ نوربخشیہ علی پور اسلام آباد کے زیر اہتمام مورخہ 11 مارچ 2006ء کو بعد از نماز عشاء علی پور میں علامہ محمد بشیر خطیب جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد کی جلد صحت یابی کے لئے ورد کا اہتمام کیا گیا۔ ورد میں جناب سید شہاب الدین پیش امام صوفیہ نوربخشیہ علی پور، فقیر حسین، حاجی محمد حسن، انجینئر غلام حسن، کابینہ اور مشاورتی کونسل کے ارکان کے علاوہ عوام کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ حاضرین محفل نے خصوصی طور پر بارگاہ خداوندی میں علامہ محمد بشیر کی جلد صحت یابی کے لئے ورد کیا اور خصوصی دعا کی۔

(رپورٹ: جنرل سیکرٹری، انجمن فلاح و بہبود صوفیہ نوربخشیہ علی پور اسلام آباد)

☆☆☆

آمنہ انصاری کو نادرن ایریاز قانون ساز کونسل کا رکن منتخب ہونے پر مبارکباد

انجمن فلاح و بہبود صوفیہ نوربخشیہ علی پور اسلام آباد کا ایک اجلاس علی پور میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں آمنہ انصاری کو نادرن ایریاز قانون ساز کونسل کی ضلع گانچھے سے خاتون کی مخصوص سیٹ جیتنے پر خوشی کا اظہار کیا گیا اور آمنہ انصاری کو مبارکباد پیش کی گئی۔ اجلاس میں کہا گیا کہ آمنہ انصاری کی جیت سے پسماندہ علاقے کے باسیوں اور خصوصاً بلتستان کی خواتین کی فلاح و بہبود اور معیار زندگی کو بلند کرنے میں بہت مدد ملے گی۔ (رپورٹ: جنرل سیکرٹری، انجمن فلاح و بہبود صوفیہ نوربخشیہ علی پور اسلام آباد)

☆☆☆

مبارکباد

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کے نوجوان اراکین کی طرف سے علامہ محمد بشیر، ایڈیٹر نوائے صوفیہ کی صحت یابی پر علامہ صاحب اور اہل خانہ کو مبارکباد دی ہے۔ جس میں طاہر شگری چیئرمین، این وائی ایف، اکبر جاوید ابدالی، صدر نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن، محمد اسلم نوری سینئر نائب صدر، ہادی علی تمنا، جنرل سیکرٹری ولایت تاج ابدالی، محمد خان، محمد ریاض، محمد زمان سید ممتاز حسین بختیوی شامل ہے۔ (منجانب: نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن)

☆☆☆

مبارکباد

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن سب ڈویژن شگر کی جانب سے جناب غلام حسین صاحب ایڈووکیٹ اور آمنہ انصاری صاحبہ دونوں کو رکن قانون ساز کونسل منتخب ہونے پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش خدمت ہے۔ ساتھ ہی حاجی محمد ابراہیم ثنائی کا بھی مشکور ہے انہوں نے ملت کی بہتری کے لئے جو کردار ادا کیا ہے وہ قابل تعریف ہے۔ (منجانب: اکبر جاوید ابدالی شگری، محمد اسلم نوری، ہادی علی تمنا، محمد خان شگری، ولایت تاج ابدالی، محمد ریاض شگری، محمد اسلم نوری، محمد زمان شگری، طاہر شگری، سب ڈویژن شگر بلتستان)

☆☆☆

این وائی ایف کا تعزیتی اجلاس

این وائی ایف سب ڈویژن شگر کا ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت پیر صوفیہ نوربخشیہ شگر سید نواز حسین بختیوی نے کی۔ اجلاس میں ملت صوفیہ نوربخشیہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ اجلاس سے سید نواز حسین بختیوی، مفتی علی محمد ہادی، افضل معروفی، اکبر جاوید ابدالی، محمد اسلم نوری، ہادی علی تمنا، ولایت تاج ابدالی، محمد خان، محمد ریاض اور محمد زمان نے خطاب کیا۔ اجلاس میں ایڈمن آفیسر، سی ڈی اے، احمد سلیم مغل کی والدہ صاحبہ اور محترم سید شہاب الدین صاحب میر واعظ علی پور اسلام آباد کے بھائی سید حبیب اللہ کی وفات پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا اور مرحومین کی روح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی ہمت دے۔ آمین! (رپورٹ: اکبر جاوید ابدالی، نمائندہ نوائے صوفیہ، سب ڈویژن، شگر)

☆☆☆

این وائی ایف کے رہنما
محمد اسلم نوری کی والدہ انتقال کر گئیں

محمد اسلم نوری، ٹیچر ہائی سکول گلاب پور شگر کی والدہ مورخہ 23 اپریل 2006ء، بروز اتوار کو اچانک حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے انتقال کر گئیں۔ مرحومہ کے انتقال پر شگر بھر سے معزز شخصیات نے مرحومہ کے لواحقین سے تعزیت کی اور فاتحہ پڑھی۔ مرحوم کی اچانک انتقال پر تعزیت کرنے والوں میں صوفیہ نوربخشیہ شگر کے پیر سیّد نواز حسین یحیوی، مفتی علی محمد ہادی، مہدی زمان شگری، افضل معروفی، صوفی محمد حسین درویش، سید ممتاز یحیوی، طاہر شگری کے علاوہ بلتستان بھر سے مذہبی شخصیات نے بھی تعزیت کی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور تمام لواحقین کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔ آمین! (رپورٹ: اکبر جاوید ابدالی شگری، نمائندہ)

☆☆☆

قراردادِ مذمت

انجمن فلاح و بہبود سرموں ترکری گون کراچی کی کابینہ کا ایک اہم اجلاس زیرِ صدارت صدر غلام حسین عاشق صاحب کے ترکری گون ہاؤس کراچی میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں ڈنمارک اور یورپی ممالک کی جانب سے سرور کونین ﷺ کی شان میں گستاخانہ کارٹون شائع کر کے اسلامی عقائد کو نقصان پہنچانے جو مذموم کوشش کی گئی اس کی سختی سے مذمت کی گئی اور امت مسلمہ سے پُرزور اپیل کی گئی کہ اسلام دشمن عناصر کے خلاف یکجان ہو کر اسلام کی بقاء اور سربلندی کے لئے کوشش کریں اور اسلامی تعلیمات پر عمل کر کے اپنی صفوں میں اتحاد و اتفاق کو فروغ دیں۔ اجلاس سے صدر غلام حسین عاشق کابینہ کے اراکین غلام محمد آزاد صاحب، محمد علی صاحب، ذاکر علی صاحب اور ریاض حسین صاحب نے خطاب کیا۔ (رپورٹ: ریاض حسین، جنرل سیکرٹری، انجمن فلاح و بہبود سرموں، کراچی)

☆☆☆

انسپکٹر عبدالرحمٰن کے اعزاز میں پارٹی

اہلیان چھوار مقیم راولپنڈی و اسلام آباد کی طرف سے محلہ امر پورہ میں صدر انجمن حیدر خان کی رہائش گاہ پر ایک پُروقار پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔ پارٹی کا بنیادی مقصد عبدالرحمٰن کی بطور انسپکٹر ایف آئی اے میں تقرری پر انہیں مبارکباد دینا تھا۔ پارٹی میں راولپنڈی/اسلام آباد میں مقیم چھوار کے تمام اراکین اور ان کے اہل خانہ نے شرکت کی۔ عبدالرحمٰن نے اپنے اعزاز میں پُرتکلف پارٹی کے انتظام پر تمام اراکین کا شکریہ ادا کیا۔ (رپورٹ: جی۔ ایچ۔ شاکی، فنانس سیکرٹری، انجمن فلاح بہبود چھوار مقیم راولپنڈی)

☆☆☆

اسلام آباد میں حضرت شاہ سیّد محمد نوربخش کا عرس

گزشتہ دنوں شاہ سید عرس کے سلسلے میں جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد میں این وائی ایف اور شاہ سیّد کیمپ کے زیر اہتمام شاہ سید کے عرس کا انعقاد ہوا۔ اس تقریب میں سینکڑوں کی تعداد میں راولپنڈی/اسلام آباد میں مقیم نوربخشی عقیدت مندوں نے شرکت کی۔ تقریب کی صدارت مولانا

محمد انور صاحب نے کی جبکہ مہدی علی صدر این وائی ایف اسلام آباد نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ تقریب کا آغاز مولانا محمد ابراہیم کی پرگداز آواز میں تلاوت قرآن پاک سے ہوا اس کے بعد نعت خوان اختر حسن، محمد اعجاز، اویس حسن اور محمد حسین نے حضور نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں گلہائے عقیدت کے پھول نچھاور کئے۔ بعد ازاں علمائے



اسلام آباد میں عرس حضرت شاہ سید محمد نوربخش کے موقع پر مولانا محمد انور، مولانا محمد حسین
جی ایچ معروفی، مہدی علی صدر NYF اور دیگر مقررین خطاب کر رہے ہیں۔

کرام نے شاہ سید علیہ رحمہ کے اتحاد بین المسلمین کے عظیم مشن پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ تقریب سے مولانا محمد حسین مولانا محمد ابراہیم تھلوی، مولانا محمد انور، جی ایچ معروفی اور دیگر مقررین نے خطاب کیا۔ مقررین نے شاہ سید محمد نوربخش کی زندگی کے مختلف پہلوؤں، آپ کی ذات گرامی، آپ کی تعلیمات، تصوف اور عام اسلام کے لئے آپ کی خدمت کے حوالے سے تقریریں کیں۔ این وائی ایف کے سیکرٹری جنرل نور علی بلغاری نے حاضرین مجلس کا شکریہ ادا کیا اور آخر میں بوا مہدی صاحب کی اختتامی دعا کے ساتھ اس عظیم کانفرنس کا اختتام ہوا۔ تقریب کے اختتام پر شاہ سید کمیٹی کے زیر اہتمام حاضرین محفل میں لنگر تقسیم ہوا۔ (رپورٹ: سیکرٹری نشرواشاعت، این وائی ایف، اسلام آباد)

☆☆☆

این وائی ایف اسلام آباد کا ماہانہ اجلاس

این وائی ایف اسلام آباد کا ماہانہ اجلاس زیر صدارت صدر این وائی ایف مہدی علی ربانی منعقد ہوا۔ اجلاس میں سیکرٹری جنرل اور سیکرٹری فنانس کے خالی عہدوں پر نور علی اور شفاعت علی کو بالترتیب فائز کیا گیا جبکہ کابینہ میں صدر، سیکرٹری نشرواشاعت، لائبریرین، صفہ لائبریری اور نائب لائبریرین کے عہدے پر مہدی علی، غلام مہدی، مصطفیٰ

کمال اور شکیل انور پہلے سے کام کر رہے ہیں۔ اجلاس میں طلباء کے مسائل کا بغور جائزہ لیا گیا۔ واضح رہے کہ این وائی ایف کا قیام مسجد پر مقیم طلباء نے عمل میں لایا گیا ہے۔ اس وقت مسجد پر تقریباً پچیس طلباء مقیم ہیں جو عمدہ طریقے سے اپنے علمی سفر پر رواں دواں ہیں۔ این وائی ایف طلباء کی رہنمائی میں بھرپور کردار ادا کر رہا ہے۔ اسلام آباد میں علم حاصل کرنے کے خواہشمند طلباء این وائی ایف سے بذریعہ خط یا اس ای میل ایڈریس nyf_islamabad@yahoo.com کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔ (رپورٹ: سیکرٹری نشرواشاعت، این وائی ایف، اسلام آباد)

☆☆☆

فیضان ہاسٹل کراچی میں
عید میلاد النبی ﷺ کا انعقاد

17 ربیع الاول کو فیضان ہاسٹل کراچی میں عید میلاد النبی ﷺ نہایت عزت و احترام کے ساتھ منائی گئی۔ اس بابرکت محفل میں فیضان ہاسٹل اور کیریئر بلڈنگ ہاسٹل کے طلباء کے علاوہ مہمانوں کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔ محفل کی صدارت اختر حسین نے کی۔ اور محمد صغیر حیدری اس محفل کے مہمانِ خصوصی تھے۔ جبکہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض نجم الدین انسوتی نے سرانجام دیے۔ محفل کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جس کی سعادت قاری محمد اسماعیل نے حاصل کی۔ اعجاز حسین اور عارف حسین نے بارگاہ محمد ﷺ میں عقیدت کے پھول نچھاور کیے۔ اس کے بعد مقرر ایم علی نے سیرت محمد ﷺ پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ محفل میلاد منانے کا مقصد صرف نعت، قصیدہ اور تقاریر سننا نہیں بلکہ سیرت محمد ﷺ پر عمل پیرا ہونا ہے۔ آپ ﷺ کی سیرت زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے انسانوں کے لئے نمونہ عمل ہے۔ عبدالکریم کریمی نے محسن انسانیت کے حوالے سے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اللہ کے بعد ہماری محبت اس کے رسول محمد ﷺ ہیں۔ آپ کی ذات بابرکت کی بدولت آج ہم سب اللہ کی سب سے بڑی نعمت و دولت دین اسلام سے مستفید ہو رہے ہیں۔ محمد نواز نے ''علم کی اہمیت وحدیث کی روشنی میں'' کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آج مسلمان دنیا میں اس لئے ذلیل و خوار ہو رہے ہیں کہ مسلمان حدیث رسول ﷺ پر عمل کرنے کے بجائے مغرب کی تقلید کر رہے ہیں۔ عبدالعزیز نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہمیں سیرت محمد ﷺ پر عمل پیرا ہونا چاہئے۔ اور آپس میں اتفاق و اتحاد سے رہنا چاہئے تا کہ اسلام کی دشمنی کی طاقتوں کے عزائم کو خاک میں ملایا جاسکے۔ مہمان خصوصی محمد جعفر حیدری نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ ہم قرآن و حدیث کی روشنی سے رہنمائی حاصل کر کے اپنی دُنیا و آخرت کو سنوار سکتے ہیں۔''

صدر محفل اختر حسین نے صدارتی خطبے میں کہا کہ نوجوانوں سے گزارش کہ وہ قرآن و سنت کی تعلیمات کو عام کریں تا کہ معاشرے میں برائیوں کا خاتمہ ہو سکے۔ آخر میں عبدالکریم کریمی نے بارگاہ رب العزت میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو فرط جذبات سے تمام محفل اشکبار ہو گئی اور یوں یہ بابرکت محفل اپنے اختتام کو پہنچ گئی۔ (رپورٹ: ایم علی)

☆☆☆

سہ روزہ محفل اعتکاف وعرس رسول مقبول ﷺ

سات اپریل کو فاروڈ کہوٹہ آزاد کشمیر میں عرس رسول ﷺ نہایت عقیدت و احترام سے منائی گئی۔ اس محفل پرنور میں این ایل آئی کے تمام نوربخشی نوجوانوں نے بھرپور شرکت کی۔ عرس رسول ﷺ کی یہ محفل اس لحاظ سے بھی حامل امتیاز تھی کہ تصوف کے چند پروانوں نے جناب صوبیدار شریف براہوی کی زیرنگرانی تین روزہ اعتکاف نشینی کی سعادت حاصل کی تھی۔ تقریب اعتکاف اور عرس رسول ﷺ کی اس پروقار محفل سے جناب آخوند محمد علی شگری صاحب نے خطاب کرتے ہوئے رسول ﷺ کے اسوہ حسنہ پہ تفصیلی روشنی ڈالی۔ آپ نے تمام لوگوں سے بالعموم اور نوجوانوں سے بالخصوص اپنے اندر دینی جوش وجذبہ پیدا کرنے نیز عبادت و ریاضت کی طرف لگاؤ رکھنے کی تاکید کی۔ آخر میں دعائیہ کلمات کے ساتھ اس محفل کا اختتام ہوا۔ (رپورٹ: محمد اقبال ثاقب مجلوی، این ایل آئی رجمنٹ)

☆☆☆

توہین آمیز خاکوں کے
خلاف پُرامن احتجاجی مظاہرہ

خپلو میں گزشتہ دنوں ڈنمارک کی حکومت اور یورپی ممالک کے اخبارات میں حضور اکرم ﷺ کے توہین آمیز خاکے اور کارٹون شائع کرنے کے خلاف ایک عظیم الشان پُرامن احتجاجی جلوس نکالا گیا۔ یہ جلوس بعد از نماز جمعہ مرکزی خانقاہ معلی خپلو بالا، جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ چق چن، جامع مسجد نوربخشیہ باقرپی گوند اور جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ ہنی کی چاروں مساجد سے ہائی سکول چوک پر جمع ہوا۔ وہاں سے الحاج فقیر محمد ابراہیم، مفتی عبداللہ، سید حمایت حسین کی قیادت میں سینکڑوں لوگوں نے ڈی سی آفس تک مارچ کیا۔ مظاہرین نے بینرز اور پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے۔ جن پر ڈنمارک کی حکومت کے خلاف نعرے درج تھے۔ جلوس ڈی سی آفس پہنچ کر ایک پرجوش جلسہ کی شکل اختیار کر گیا۔ مولوی محمد شفیع، مولوی عبدالسلام، مفتی عبداللہ، سید بشارت حسین کونسلر محمد اقبال، چیئرمین محمد یوسف نے مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے یورپی ممالک کے اخبارات میں حضور ﷺ کے خلاف توہین آمیز خاکوں کی اشاعت پر سخت الفاظ میں مذمت کی اور متعلقہ اخبار کے چیف ایڈیٹر کو سرعام پھانسی دینے کا مطالبہ کیا۔ مفتی محمد عبداللہ نے مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے توہین رسالت کے مرتکب شخص کو فقہ احوط کی روشنی میں واجب قتل قرار دیا۔ مولانا محسن علی صدر این وائی ایف خپلو کھرکوچھے نے خطاب کرتے ہوئے ڈنمارک حکومت کی سخت الفاظ میں مذمت کی اور حکومت پاکستان اور اقوام متحدہ سے پُرزور مطالبہ کیا کہ ڈنمارک حکومت سے سفارتی تعلقات کا خاتمہ کرے اور اقوام متحدہ سے اس کی رُکنیت مکمل طور پر ختم کرے۔ آخر میں مظاہرین کو قرارداد پڑھ کر سنائی گئی اور قرارداد ڈی سی فدا حسین صاحب کے حوالے کر دی۔ انہوں نے قرارداد متعلقہ حکام تک پہنچانے کی یقین دہانی کی۔ سید حمایت کے دعائیہ کلمات کے ساتھ یہ جلوس اختتام پذیر ہوا۔ یاد رہے این وائی ایف کی نئی کابینہ نے فقیر محمد ابراہیم اور مفتی عبداللہ صاحب کے ارشاد اور انتظام کرنے پر جلوس نکالا تھا۔ (مرتضیٰ رضا بگٹی، سیکرٹری، نشر واشاعت این وائی ایف، خپلو)

☆☆☆

شگر بلتستان میں عید میلاد النبی ﷺ کا عظیم الشان جلسہ

شگر سلدی میں اس سال عید میلاد النبی ﷺ کا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں مختلف علاقوں سے سیکڑوں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی اور علماء کی کثیر تعداد نے اس جلسہ سے خطاب کیا۔ علماء کرام کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے دو نشست ہوئیں۔ پہلی نشست کی صدارت میر واعظ شگر الحاج سید نواز حسین محیوی نے کی جبکہ دوسری نشست کی صدارت مولانا مراد علی نوری نے کی اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے علماء کرام نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دُنیا میں رحمت للعالمین بن کر تشریف لائے آپ کی آمد سے ہر انسان کی قدر میں اضافہ ہوا انہوں نے کہا حضور ﷺ کی اسوہ حسنہ پر عمل کرنا نجات کا ذریعہ ہے۔ عشق مصطفیٰ کا تقاضا یہی ہے کہ وہ سنت رسول پر عمل کریں جو لوگ سنت رسول اللہ کو چھوڑ کر محبت رسول اللہ کا دعویدار ہیں وہ دراصل حضور سے کوسوں دور ہیں انہوں نے کہا کتاب اللہ، سنت رسول اللہ اور محبت اہل بیت ایمان کا لازم جز ہے ان پر عمل پیرا رہنا نجات کا ذریعہ ہے۔ علماء نے عوام پر زور دیا کہ وہ اپنے اندر اتفاق و اتحاد پیدا کریں اور غیر ضروری گروہی سیاست کو ترک کر کے متحد ہو جائیں انہوں نے کہا توہین رسالت کے مرتکب افراد خدا کے غضب سے نہیں بچ سکتے وہ زندگی بھر عتاب میں رہے گا۔ علماء کرام کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے دو نشست ہوئیں جس میں درج ذیل علماء کرام نے خطاب کیا۔

الحاج سید نواز حسین محیوی، مفتی علی محمد ہادی شگری، مولانا مراد علی نوری، مولانا محمد علی عارفی، قاری محمد شریف الچوڑی، مولانا مظاہر حسین سلدی، مولانا شیر علی، مولانا ولایت علی، سید ثنا اللہ میر واعظ چنڈوبی، مولانا اقبال جاوید، اکبر جاوید ابدالی (این وائی ایف)، محمد اسلم نوری، سید خلیل اللہ، میر واعظ حشوپی، مولانا محسن حشوپی، مولانا محمد افضل معروفی، مولانا عبداللہ میر واعظ ہورچس، مولانا غلام رسول، سید اکبر شاہ میر واعظ الچوڑی شامل ہیں۔ (رپورٹ: اکبر جاوید ابدالی، نمائندہ نوائے صوفیہ، شگر)

☆☆☆

کراچی نشتر پارک میں عید میلاد النبی ﷺ کے جلسہ کے موقع پر دھماکہ

کراچی کے معروف گراؤنڈ نشتر پارک جو کہ قائداعظم کے مزار کے قریب ہے، عید میلاد النبی ﷺ کے جلسہ کے موقع پر نماز مغرب کی ادائیگی کے دوران زوردار دھماکا ہوا جس کے نتیجے میں پچاس افراد سے زیادہ ہلاک اور سو سے زیادہ لوگ زخمی ہوئے۔ دھماکہ کے بعد لاشوں کے ٹکڑے دور دور تک بکھر گئے۔ دھماکہ کے بعد لوگ سکتے میں آ گئے زخمیوں کو گاڑیوں اور ایمبولینسوں میں ہسپتال پہنچایا گیا۔ آگاہ رہے نشتر پارک میں ہر سال جماعت اہلسنت پاکستان کا عید میلاد النبی ﷺ کا جلسہ ہوتا ہے جس میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ شرکت کرتے ہیں۔ بدقسمتی سے اس دفعہ تخریب کاروں نے عید میلاد النبی ﷺ کے متبرک جلسہ میں بھی دھماکہ کر کے اسلام دشمنی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اب تک اس دھماکہ کے مجرم نہیں پکڑے گئے ہیں۔ حکومت نے دعویٰ کیا ہے کہ اس دھماکے کے ذمہ داروں کی تلاش جاری ہے اور بعض شواہد بھی ملے ہیں۔ ادارہ نوائے صوفیہ اس دھماکہ کا شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مجرموں کو جلد از جلد گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے اور اس کے محرکات کو عوام کے سامنے پیش کیا جائے۔

☆☆☆

زاد الجنان کے ادبی محاسن

محمود احمد مفکر بلغاری،
جانشین ہو اسلطان علیؒ

زینت الاولیاء ہو اسلطان علی نور اللہ مرقدہ صوفیہ نور بخشیہ کے عظیم عالم و مفکر، فلسفی اور بے نظیر شاعر و ادیب تھے انہوں نے پینتالیس سال کی عمر میں وفات پائی مگر وہ کام کیا جو دوسرے علمائے اکرام اسی سال کی عمر میں بھی نہ کر پائے اس بات پر دل خون کے آنسو روتا ہے اور کلیجہ منہ کو آتا ہے کہ انکی تمام گرانمایہ کتابیں تاہنوز غیر مطبوعہ ہیں اور نور بخشی حضرات اپنے اس عظیم عالم و مفکر اور بلند پایہ شاعر و ادیب کے مقامِ بلند سے نا آشنا ہیں اگر کوئی صاحب ہو اسلطان کی کوئی کتاب پڑھنا شروع کرے تو وہ اس میں کھو کے رہ جاتا ہے اور ختم کئے بغیر چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا ہا سلطان علی رحمت اللہ علیہ کو قرآن و حدیث، فقہ، منطق، نحو و بلاغت، نجوم اور علم العروض پر عبور حاصل تھا آپ کی کتابوں میں اسلوب بیان کی پختگی، علمیت، ادبیت اور روحانی تاثیر پہلو بہ پہلو موجود ہے اور یہ حقیقت ہے کہ مائیں آپ جیسے باکمال لوگ خال خال جنم دیتی ہیں یا یوں کہئے کہ زمانہ ہزاروں کروٹیں بدلے تب جا کے ہو اسلطان علی جیسے ہمہ پہلو عبقری لوگ پیدا ہو جاتے ہیں ہو اسلطان نے اپنی پینتالیس سالہ عمر میں بلند پایہ کتابیں تصنیف کی ہیں جن میں زاد الجنان آپ کی بدرجہ عنایت مسحور کن کتاب اور لافانی کارنامہ ہے جب یہ پُر تاثیر کتاب موجود ہے ہو اسلطان کا نام زندہ رہے گا یہ کتاب مستطاب دس ابواب پر مشتمل اور 388 صفحات پر حاوی ہے

اور بحرِ متقارب مثمن محذوف میں لکھی گئی ہے اسکے ہر باب میں قرآنی آیات و احادیث کو نہایت شیریں فارسی اور عربی نظم کا جامہ پہنایا گیا ہے اسکے علاوہ نہج البلاغہ، ذخیرۃ الملوک، مرأت التائبین، احیاء العلوم اور ابوطالب مکی علیہ الرحمہ کی تصنیف جذب القلوب سے اقتباسات اخذ کر کے اپنے منظوم ترجمے کے ساتھ اس کمالِ فصاحت سے پیش کیا ہے کہ ہر بات دل میں اتر جاتی ہے اور پڑھنے والے پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے آپکی ذاتی نصیحتیں بھی بے حد جاندار، ایمان افروز اور ادبیت و حکمت سے لبریز ہیں۔ زاد الجنان اخلاقیات کے موضوع پر تصنیف کی گئی ہے یہ وہ کتاب ہے جس کے جلو میں حکمت و فلسفہ، تصوف، حدیث و تفسیر اور فقہ وغیرہ کے بیش قیمت جواہر موجود ہیں نیز اس کتاب میں فاضل مصنف کبھی فلسفی، کبھی عظیم مفسر و محدث کبھی معلمِ اخلاق، بلند پایہ روحانی بزرگ اور فقیہ نظر آتے ہیں زاد الجنان میں جا بجا ادبی محاسن بکھرے ہوئے ہیں اس میں عروض و قوافی اور بلند پایہ تشبیہات و استعارات کی مکمل پابندی، فنی پختگی، علمیت، اسلوبِ بیان کی دلاویزی، حسنِ ترتیب اور بلا کی روحانی تاثیر موجود ہے یہ وہ صفات ہیں جن کی رو سے کسی کتاب کا امتیازی مقام متعین ہوتا ہے ہو اسلطان علی نور اللہ مرقدہ کے متعلق مشہور ہے کہ آپ کو فارسی اور عربی زبان پر یکساں عبور حاصل تھا چنانچہ اسکی تائید و تصدیق زاد الجنان سے ہوئی ہے اس میں آپ نے عربی اور فارسی کے الفاظ اس خوبصورتی سے استعمال کئے ہیں کہ پڑھنے والے انگشت بد نداں رہ جاتے ہیں یہ آپ کا کمال ہے کہ جس نے بھی آپکے قلم سے قلم ملانے اور چربہ اتارنے کی مہم چلائی اس کی کوشش

محض ایک بھونڈی نقالی بن کے رہ گئی اگر کوئی شخص آپ کے کسی شعر میں اپنی طرف سے کوئی لفظ ٹھونسنے کی کوشش کرے تو وہ فٹ ہی نہیں ہوتا اور آپکا اپنا لفظ دوبارہ ڈال دیا جائے تو وہ چمکتا ہوا موتی نظر آتا ہے آپکے اشعار فن شاعری میں آپکی حیرت انگیز مہارت کی غمازی کرتے ہیں اور آپکی باتیں سونے کی لڑیاں معلوم ہوتی ہیں بوا سلطان علی رحمۃ اللہ علیہ کا بلتی دیوان ناپید ہے جس کی وجہ سے آپکے بلتی اشعار کم دستیاب ہیں لیکن جتنے بھی دستیاب ہیں وہ اپنی مثال آپ ہیں فنی پختگی آپکی امتیازی صفت اور روحانی تائید آپکی پہچان ہے آپ اس زمانے میں وجود پذیر ہوئے جب بلتستان کی فضا پر جمود کا غلبہ تھا مقامی روساء کے زیر اثر نوربخشی عوام بھی بائیں بازو والی جماعت کی مذہبی رسومات پر عمل پیرا ہو چکے تھے اور صوفیانہ روایات پیوندِ خاک ہو چکی تھیں آپ نے حصول علم کے بعد نوربخشی عوام کو اپنے پیرو بزرگانِ دین کے ڈھب پر لانے کی بھرپور کوشش فرمائی اس مقصد کے لئے آپ نے سوچا کہ کیوں نہ بزرگانِ دین کی کتابوں کو عام کیا جائے چنانچہ اپنے دستِ مبارک سے حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی اور حضرت سید محمد نوربخشؒ کی تصنیفات گرانمایہ کے بے شمار نسخے تیار کئے اور انہیں ہر سو پھیلا دیا ملاحسین کاشفی کی تفسیر حسینی کا بھی ایک نسخہ تیار کیا علاوہ بریں آپ نے خود بھی بکثرت کتابیں تصنیف کیں جن میں زاد الجنان، فقہ منظوم، گوہر خشان، اوافیہ، بوق بوق نامہ، تفہیم المنطق، معجزات رسول مقبولؐ، مناقب اہلبیت عظام وصحابۂ کرام وازواج مطہرات (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) قابل ذکر ہیں یوں تو آپکی تمام کتب نہایت عمدہ ہیں مگر ان میں زاد الجنان سب سے اہم ہے زاد الجنان کو بعض نادان دوستوں نے بلا دلیل میر نجم الدین ثاقب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کر دیا جو وضع الشیئ فی غیر محلہ کے مصداق ہے ان سطور کے راقم نے بوا سلطانؒ کے متعلق ایک مستقل کتاب تصنیف کی ہے جو الیاقوت والمرجان در سوانحِ بوا سلطان کے نام سے موسوم ہے اس میں ٹھوس تاریخی حقائق کے ذریعے ثابت کر دیا ہے کہ زاد الجنان بوا سلطان کی تصنیف ہے اور حضرت میر نجم الدین ثاقب رحمۃ اللہ علیہ کا اس سے کوئی تعلق نہیں بوا سلطان رحمۃ اللہ علیہ جب حصولِ تعلیم سے فارغ ہوئے تو یکا یک آپ کی علمی و ادبی قابلیت کی شہرت بوئے گل کی طرح ہر جگہ پھیل گئی چنانچہ والئی خپلو راجہ محمد علی خان نے آپ کو خپلو بلا بھیجا اور شاہی محل میں اتالیق مقرر کیا اس موقع پر آپ نے اپنی قابلیت کے وہ نمونے پیش فرمائے کہ راجہ صاحب درباری اور شہزادگان دنگ رہ گئے رفیع المنزلت جناب راجہ محمد علی خان بے حد متقی اور ادب نواز تھے وہ تا زیست آپ پر مہربان رہے اور انہوں نے آپ کو ملک الشعراء کا خطاب عطا کیا راجہ صاحب کی وفات کے بعد راجہ حاتم خان سے آپکا نباہ نہ ہو سکا اور آپ بلغار تشریف لائے دولت کدے کو درسگاہ کی شکل دے کر فیضان رسانی کا سلسلہ شروع کیا اور اپنی زیرِ تکملہ جاودانی کتاب زاد الجنان تصنیف کی اس میں جذبات منت پذیری کے تحت اپنے عظیم محسن راجہ محمد علی خان اور شہزادگان کی بے حد تعریف کی ہے بوا سلطان علی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جاودانی کتاب زاد الجنان ہیچو گوہر درخشاں میں اسلام کے بنیادی ارکان اور ادب و اخلاقیات کے متعلق دلچسپ مواد جمع کر دیا ہے خوش اسلوبی سے یہ باور کرایا ہے کہ جو لوگ پیغمبر

رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آلِ مطہرہ اور صحابہ کرام سے محبت کا دم بھرتے ہیں انکا دعوی اس وقت تک فضول ہے جب تک وہ ان پاکیزہ نفوس کی اخلاقی تعلیمات پر عمل پیرا نہیں ہو جاتے آپ نے آلِ مطہرہؓ کے صحیح منہاج کی نشاندہی فرمائی ہے زاد الجنان اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ آپ تاریخ کے بھی زبردست سکالر تھے اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس میں آپ نے اقوامِ ماضیہ کے بے شمار واقعات بیان فرمائے ہیں مختصر یہ کہ زاد الجنان علوم و معارف کا خزانہ ہے اور ایک ایسا گلدستہ ہے جس میں ہر رنگ کے پھول موجود ہیں ہوا سلطان رحمۃ اللہ علیہ نے ہر مشکل سے مشکل مسلہ اس قدر کمالِ فصاحت سے بیان کر دیا ہے کہ پڑھنے والے خوب لطف اندوز ہو جاتے ہیں آپ کا اندازِ بیان ایسا دلچسپ ہوتا ہے کہ ہر بات دل میں بیٹھ جاتی ہے اور دماغ میں جگہ بنا لیتی ہے گویا آپ وہ عظیم بزرگ ہیں جو بحرِ علم کی غواصی کر کے انمول موتیاں اچھال دیتے ہیں آپ نے احادیث کا شایانِ شان ترجمہ کیا ہے چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

1- قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الدنیا مذرعة الآخذہ الحدیث۔

اردو ترجمہ

حضور اکرمؐ نے فرمایا دنیا آخرت کی کھیتی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیاوی اعمال کا آخرت میں پورا پورا صلہ ملے گا۔

منظوم ترجمہ

چہ خوش گفت نبیؐ نکو عاقبت
کہ دنیا بود مزرع آخرت

(زاد الجنان 37)

2- قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلوف فم الصائم اطیب من ریحے المسلک (ریاض الصالحین ۲۴۴)

نثری ترجمہ

حضرت رسولِ خدا نے فرمایا روزہ دار کے منہ کی بھاپ اللہ کو کستوری سے زیادہ پسند ہے۔

منظوم ترجمہ

خلوفِ فمِ صائم پارسا
زمشک است اطیب بنزدِ خدا

(زاد الجنان 127)

3- عن علیؑ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رضا الربِ فی رضا الوالدین و سخط الربِ فی سخط الوالدین . (جامع الترمذی)

نثری ترجمہ

شیرِ خدا حضرت سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا خداوند قدوس کی خوشنودی والدین کی خوشنودی میں ہے اور خدا کی ناراضگی والدین کی ناراضگی پر منحصر ہے۔ مطلب یہ

ہے کہ آدمی کو چاہئے رب کائنات کی خوشنودی مطلوب ہے تو ماں باپ کو خوش رکھیں۔

منظوم ترجمہ

بشیرِ خدا گفت ختمِ رسل
کہ خشنودِ حق جملہ مجموع و کل
درج در رضائے اب و مادر ست
چنیں ختمِ او ختمِ شان اندراست

(زادالجنان صفحہ 70)

-4 **قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما من يوم يصبح العباد فيه الاملكان ينزلان فيقول احد اللهم اعط منفقا خلفا و يقول الآخد اللهم (اعط) ممسكاً تلفا.**

(بخاری شریف)

نثری ترجمہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ ہر روز دو فرشتے اُترتے ہیں اور دونوں میں سے ایک سخی کے لئے دعا کرتا ہے کہ اللہ تو خرچ کرنے والے کو اس کا صلہ عطا فرمائے اور دوسرا فرشتہ بخیل کے لئے یہ بددعا کرتا ہے کہ اللہ تُو بخیل کو نقصان میں ڈال دے اور اس کے مال کو تباہ و برباد کر دے۔

منظوم ترجمہ

نبی گفت علیہ الثنا والسلام
کہ دعوت کنند دو فرشتہ مدام
بدہ معطیان را الہا خلف
کہ دہ ممسکان را خدایا تلف

(زادالجنان صفحہ 228)

-5 زادالجنان کی ابتدا توحید کے مضمون سے ہوتی ہے فاضل مصنف نے توحید کے متعلق معارف وحقائق کے چشمے بہائے ہیں اگر کوئی صاحب اس کا مطالعہ کرے تو اس کی رگ رگ میں محبتِ الٰہی موجزن ہو جاتی ہے اور اس کے اندر مظاہرۂ عبودیت کے جذبات نشوونما پاتے ہیں اس کے بعد ذکرِ محمد مصطفیٰ احمدِ مجتبیٰ کی باری آتی ہے اس موضوع پر بھی فاضل مصنف کے بہار آفریں قلم نے خوب خوب جولانیاں دکھائی ہیں اور ایسے ایسے نکتے بیان فرمائے ہیں کہ پڑھنے والے دنگ رہ جاتے ہیں مصنف کی زبان بڑی پیاری اور قوتِ متخیلہ زبردست تھی یہی وجہ ہے کہ ان کے اشعار میں ادبی محاسن جابجا موجود ہیں ذکرِ محمدؐ کے بعد آلِ محمدؐ کے حضور عقیدت ومحبت کے لولوئے لالا بکھیرے ہیں اور وہ زریں نکتے بیان فرمائے ہیں کہ پڑھنے والے ان نفوس قدسیہ کی محبت میں سرتاپا غرق ہو جاتے ہیں اور فاضل مصنف کے متعلق اقبال علیہ الرحمہ کا درج ذیل شعر پڑھنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

نطق کو سو ناز ہیں تیرے لبِ اعجاز پر
محوِ حیرت ہے ثریا رفعتِ پرواز پر

اہلبیت طاہرینؓ کے ساتھ ساتھ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا ذکر بھی جابجا ایسے الفاظ میں کیا ہے کہ ان سے بے پناہ احترام اور خلوص و نیاز کا جذبہ نمایاں ہوتا

ہے۔ زاد الجنان ادب و اخلاقیات کے موضوع پر ہے یہی وجہ ہے کہ اس میں حسنِ خلق، صبر و ہمت، جود و سخا، مذمتِ کبر، اکلِ حلال و صدقِ مقال، فضیلت علم وعلم اور عدل و انصاف کے متعلق بیش قیمت نکات موجود ہیں اور فرائض و واجبات نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کے متعلق قرآن و حدیث اور اقوال ائمہ کی روشنی میں بھرپور روشنی ڈالی گئی ہے راقم جب ہو سلطان علیہ الرحمۃ کی تصنیفات کا مطالعہ کرتا ہے تو یہ سوچ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے کہ آپ کی تمام کتابیں تا ہنوز غیر مطبوعہ ہیں صوفیہ نوربخشیہ کے دردمند اربابِ علم وعمل سے مخلصانہ گزارش ہے کہ وہ اپنے اس عظیم مفکر و عالم اور مایۂ ناز شاعر و ادیب کی گرانمایہ کتب کی اشاعت کا بندوبست کریں اور محبت و قدر دانی کا ثبوت دیں ورنہ یہ قیمتی سرمایہ علم و ادب تلف ہو جائے گا آخر میں ایک بار یہ بات زبان قلم پر آجاتی ہے کہ زمانہ ہزاروں کروٹیں بدلتا ہے تب کہیں بو سلطان جیسے لوگ پیدا ہوتے ہیں۔ بقول اقبال:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

آں بزرگوار زبردست عالم و مفکر، شاعر و ادیب ہونے کے ساتھ ساتھ عظیم روحانی بزرگ بھی تھے یہی وجہ ہے کہ بایں ہمہ کمال اپنے آپ کو ہمیشہ ناقص اور کم ترین سمجھا اور اپنے کارناموں کو کبھی اہمیت نہ دی بو سلطان علی رحمۃ اللہ علیہ کو 1305 ہجری میں اپنے بدخواہوں نے زہر دلا کر شہید کر دیا خدا آپ کی قبر کو اپنی شبنم رحمت سے سدابہار رکھے۔ آمین

☆☆☆

اسلامی فلسفہ تعلیم کی خصوصیات

فلسفوں کی مغربی اصطلاحات کی طرح اسلام ایک فلسفیانہ اصطلاح نہیں بلکہ ایک مکمل دین ہے جو زندگی کے تمام شعبوں کے لئے رہنما اصول مرتب کرتا ہے۔ اسی دین سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے انسانوں نے نظام حکومت سے لے کر نظام معیشت اور نظام تعلیم سے نظام معاشرت تک غرض تمام شعبوں کو منظم کیا ہے۔ اس حقیقت کے باوجود کہ آج کی دُنیا میں مسلمانوں کی تعداد ایک ارب سے بھی زیادہ ہے اور ان کی کئی

آزاد اور خودمختار ریاستیں دُنیا کے ہر براعظم میں موجود ہیں لیکن مسلمانوں نے تعلیمی شعبہ میں کوئی نمایاں مقام حاصل نہیں کیا۔ بدقسمتی سے شرح خواندگی کے اعتبار سے بھی مسلمان ممالک غیروں سے بہت پیچھے ہیں اس صورت حال سے اسلام کی حقانیت اور اس کے فلسفہ تعلیم کی حیثیت مشکوک نہیں ہوتی بلکہ اصل بات یہ ہے کہ آج کے دور کے ان ممالک کا تعلیمی نظام اسلام کے فلسفہ تعلیم کے مطابق ترتیب نہیں دیا گیا۔

لہٰذا جب مسلمانوں نے صحیح معنوں میں اسلامی فلسفہ تعلیم کے روشنی میں نظام تعلیم کی اصولوں پر عمل کرتے رہے تو یہ پورے دنیا پر حکومت کرتی تھی۔ مگر مسلمان حکمرانوں کی عیش پرستی سے ہماری تعلیمی ساخت پر منفی اثر پڑا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج ہم کسی نہ کسی طرح دوسری قوموں کے غلام ہیں۔

بقول اقبال ؎

سبق پھر پڑھ صداقت کا عدالت کا شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دُنیا کی امامت کا

☆☆☆

قارئین کے خطوط

شعبہ نشرواشاعت NYF اسلام آباد

☆ السلام علیکم! میں نوائے صوفیہ کا مستقل خریدار ہوں۔ یہ واحد مذہبی رسالہ ہے جس میں قلب کو سکون بخشنے والے اور معیاری مضامین پڑھنے کو ملتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ یہ رسالہ اسی طرح حق کی آواز بلند کرتے ہوئے دن دگنی رات چوگنی ترقی کرے۔ آمین! (محمد یوسف بلغاری)

☆ بعد سلام عرض ہے کہ میں پہلی بار نوائے صوفیہ کو اپنا مضمون ارسال کر رہا ہوں۔ برائے مہربانی اسے شائع کر کے ممنون فرمائیں۔ منتظمین نوائے صوفیہ اور قارئین نوائے صوفیہ کو بہت بہت سلام۔ (موسیٰ علی برقکوری)

☆ السلام علیکم! میں پہلی بار نوائے صوفیہ کو خط لکھ رہا ہوں اور میں رسالہ ہذا کے لئے مضمون بھیج رہا ہوں۔ اس سلسلے میں میری گزارش ہے کہ ان کو شائع کر کے میری حوصلہ افزائی کی جائے۔ (موسیٰ علی حقانی سینوی)

☆ السلام علیکم! نوائے صوفیہ کا پرانا قاری ہوں۔ بہت عرصے بعد شمارہ نمبر 89 پڑھنے کو ملا۔ اس کے بھی مضامین بہت اچھے ہوتے ہیں اور یہ رسالہ نوربخشی عوام کو اپنے مذہبی معلومات فراہم کرنے کا اور مسائل کے حل کا بہترین ذریعہ ہے۔ (طالب علم بشارت مہدی جوہری)

☆ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! شمارہ نمبر 87 نوائے صوفیہ اہل تصوف کا درخشاں ستارہ پڑھنے کو ملا۔ اس رسالہ کو معیاری بنانے میں تمام لکھنے والے اور خصوصاً م۔ ش۔ کوری صاحب کی کوششیں قابل ستائش ہیں۔ (سپاہی موسیٰ کلیم کھرکوی)

☆ السلام علیکم! نوائے صوفیہ میرا پسندیدہ رسالہ ہے یہ دُنیا میں اتحاد بین المسلمین کا درس دیتا ہے نوائے صوفیہ ہم سب کے لئے مشعل راہ ہے انڈیا میں مقیم تمام نوربخشی بہن بھائیوں کو خلوص بھرا اسلام۔ (علی محمد نوشاد)

☆ السلام علیکم! نوائے صوفیہ کے شمارہ نمبر 88 پڑھنے کو ملا جو کہ مذہب حقہ کو سمجھنے اور دینی مسائل سے آگاہی کے لئے مددگار ثابت ہو رہا ہے۔ جناب علامہ بشیر صاحب کا ہم پر یہ بڑا احسان ہے کہ وہ اپنی مصروفیات میں سے وقت نکال کر مذہب حقہ کی خدمت اور ترقی کے لئے وقف کر رکھا ہے آخر میں نوائے صوفیہ کی ترقی کے لئے دعاگو ہوں۔ (ایس ایچ راج)

☆ السلام علیکم! امید خداوندی ہے نوائے صوفیہ کے تمام کارکنان خیریت سے ہوں گے۔ دیگر نوائے صوفیہ کی تعمیر و ترقی کے لئے دعاگو ہوں۔ پوری قوم آپ لوگوں کے جذبے اور ملت کی خدمت پر احسان مند ہے۔ (ریاض حسین، جنرل سیکرٹری، انجمن سرموں کراچی)

☆ السلام علیکم! سب سے پہلے معیاری رسالے کی مسلسل اشاعت پر آپ لوگوں کو مبارکباد پیش کرتے ہیں کیونکہ یہ نوربخشی دُنیا کا واحد ترجمان ہونے کے ساتھ ساتھ اتحاد بین المسلمین کا داعی ہے۔ دیگر آپ کے مسائل اور ان کا

حل سے ہمیں کافی رہنمائی ملتی ہے۔ (ایم علی فیضان ہاسٹل کراچی)

☆ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! نوائے صوفیہ میں یہ میرا پہلا خط ہے۔ یہ رسالہ ملت اسلامیہ خصوصاً اہل نوربخشیہ کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ جریدہ عالم تصوف کا درخشاں ستارہ ہے۔ نوائے صوفیہ حق کی پہچان ہے آخر میں ایک گزارش ہے کہ نوائے صوفیہ میں شائع ہونے والے مضامین زیادہ تر مشکل الفاظ پر مشتمل ہوتے ہیں لہٰذا آسان اُردو میں تحریر کیا کریں۔ (غلام مہدی کوری و ایم علی ہریکونی، 14 این ایل آئی)

☆ محترم کارکنان نوائے صوفیہ السلام علیکم! معروف عالم دین اور نوربخشی محقق علامہ محمد بشیر صاحب یقیناً نوائے صوفیہ کے لئے ایک گراں قدر سرمایہ ہیں۔

جس کی شہرت میں کمی کیوں آئے گی اے دوستو!
ہے مدیر اس کا ابو العرفان نوائے صوفیہ

☆ ہم تمام اہل تصوف کو علامہ صاحب کی صحت یابی پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

ولایت تاج ابدالی و محمد شریف رضوی
محمد خان شگری و محمد ریاض خیالی

☆ مدیر اینڈ کارکنان نوائے صوفیہ! السلام علیکم! نوائے صوفیہ احیاء تصوف اتحاد بین المسلمین کا علمبردار ستارہ ہے اس کے ذریعے دینی تعلیمات کی حقیقی معنوں میں آگاہی حاصل ہوتی ہے۔ نوائے صوفیہ کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اہل تصوف کی دعاؤں اور کارکنوں کی بے مثال کوششوں کا نتیجہ ہے۔ (سپاہی حسن عسکری افضل چھوربٹ این ایل آئی)

☆ السلام علیکم! نوائے صوفیہ ہم سب کے لئے مذہبی شعور پیدا کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے اس میں کافی معیاری مضامین شائع ہوتے ہیں۔ ہم اس کے لئے کارکنان نوائے صوفیہ کے تہہ دل سے شکرگزار ہیں۔ آخر میں ابوالعرفان علامہ محمد بشیر صاحب کی صحت یابی پر تمام نوربخشیوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (ذاکر حسین بلغاری)

☆ گلشن تصوف کی آبیاری اور مذہب صوفیہ نوربخشیہ کو عالمی سطح پر اجاگر کرانے میں نوائے صوفیہ کی کاوشیں سنہرے حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ نوائے صوفیہ کے باصلاحیت لکھاریوں پر ہمیں فخر ہے جو معیاری اور جامع مضامین لکھنے میں کمال قدرت رکھتے ہیں۔ (موسیٰ علی اینڈ امان اللہ ذوق بلغار)

☆ رسالے میں سب سے پسندیدہ مضمون آپ کے مسائل اور ان کا حل ہے کیونکہ اس میں علامہ بشیر صاحب تمام سوالات کا صحیح اور وضاحت کے ساتھ جواب دیتے ہیں۔ میں علامہ صاحب کی اس عظیم کاوش پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔
(زاہد حسین بلغاری سیاچن ہاسٹل ایبٹ آباد)

نوٹ: نوائے صوفیہ کو مضامین، خطوط اور خبریں لکھنے والے حضرات سے عرض ہے کہ اپنے مضامین، خطوط اور خبریں کاغذ کے اطرف میں حاشیہ چھوڑ کر صاف اور ستھری تحریر میں ارسال کریں تاکہ انہیں کمپوز کرنے میں آسانی ہو اور رسالہ بروقت شائع ہو۔ (ادارہ)

☆☆☆

محترم علامہ محمد بشیر صاحب ایڈیٹر و جی ایچ معروفی صاحب

بعد سلام ہم تمام اہل نوربخشیہ مقیم امباری ڈیرہ دون اور تمام اہل نوربخشیہ نوبرا لداخ کارگل کی طرف سے پاکستان میں مقیم تمام اہل نوربخشیہ کو ہدیہ سلام دیگر عرصہ دراز کے بعد نوائے صوفیہ موصول ہوا دیکھ کر خوشی کی انتہا نہ رہی رابطہ کی دوبارہ بحالی پر جو خوشی حاصل ہوئی ہے وہ الفاظ میں بیان نہیں کرسکتا۔ یہاں تمام اہل نوربخشیہ علامہ محمد بشیر صاحب اور ادارہ نوائے صوفیہ کا از تہہ دل سے شکر گذار ہے کہ آپ حضرات کے تعاون اور حوصلہ افزائی کی وجہ سے ۱۹۸۶ میں ڈیرہ دون میں مسجد صوفیہ نوربخشیہ کا قیام عمل میں لایا گیا اس وقت سے آپ حضرات سے رابطہ میں ہے علامہ بشیر صاحب کے ترجمہ کردہ دعوات صوفیہ، فقہ احوط اور نوائے صوفیہ کی وجہ سے ہم میں دینی غیرت پیدا ہوئی اور اسی وجہ سے دینی مدرسہ بھی قائم ہوا ہمارے مدرسہ میں یہی کتابیں پڑھاتے ہیں اس کے علاوہ عربی صرف ونحو تاریخ اسلام قرآن کا ترجمہ جو کہ ایرانی طرز کا ہے اور دو اساتذہ بھی ایرانی ہے مدرسہ میں پڑھا رہے ہیں مجبوری کا عالم ہے۔ آپ حضرات یقین کرلیں ہم لوگ احسان فراموش نہیں ہے جتنا عرصہ ہمارے درمیان رابطہ ٹوٹ جانے کا کوئی خاص وجہ نہیں ہے دراصل معروفی صاحب کا ایڈریس تبدیل ہونے کی وجہ سے خطوط واپس آگئے اور غلام نبی شاہین نے عرصہ دراز سے ہمیں خط لکھنا چھوڑ دیا ہے حالانکہ ہم نے انہیں بھی لکھا تھا مگر جواب نہیں آیا۔ بہر حال ہم لوگ اپنے فطرہ، زکوۃ اور صدقہ پر ہی گذارہ کرتے ہیں۔ آپ حضرات کا فرض بنتا ہے کہ ایک وفد یہاں کا ضرور دورہ کریں لوگ تبلیغ لے لئے دنیا کے کونے کونے پہنچ جاتے ہم لوگ اتنے نزدیک ہوکر بھی ایک دوسرے سے ابتک نہیں مل سکے مذہبی رہنماؤں کا اس طرف توجہ ہی نہ دینا انتہائی افسوس ناک پہلو ہے۔ انجمن جموں وکشمیر صوفیہ نوربخشیہ ویلفیئر آرگنائزیشن نوبرا لداخ کے صدر قربان علی صاحب بھی اس وقت موجود ہے وہ بھی اس سلسلے میں تشویش کا اظہار کررہے ہیں ہم سب کا یہی خواہش ہے کہ وہاں سے علما صوفیہ نوربخشیہ کا ایک وفد یہاں آکر حالات کا جائزہ لیں اور ہمارے ساتھ تعاون کا سلسلہ جاری رکھیں۔ نوائے صوفیہ ہم سب کے لئے آنکھوں کا نور ہے یہ یہاں پہنچنے سے ہمارے حوصلے بلند ہوتے ہیں:

میگی عوت ان نوائے صوفیہ

سنگی ثروت ان نوائے صوفیہ

سوچیکی رگیب یسنا یو لاکھوی چھوسلار گیب یا سپا ان

شیسکھن لانا نالذوت ان نوائے صوفیہ

پروانا بکے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے گی جسے روشن خدا کرے

نوائے صوفیہ کو اللہ تعالی نے روشن کیا ہے کسی کی طاقت نہیں جو اسے بجھا سکے ہم لوگ آبتک کسی کے بہکاوہ میں نہیں آیا آپ حضرات نے غلط اندازہ لگایا ہے۔ آپ حضرات ہم لوگوں پر اپنا اعتماد برقرار رکھیں کتابیں زیادہ سے زیادہ ارسال کریں اور تبلیغی دورہ میں آنے کی کوشش کریں ورنہ قیامت کے مذہبی رہنماؤں کو جوابدہ ہونا پڑیگا۔ آپ سب کی خدمت میں درج ذیل حضرات کی جانب سے ہدیہ سلام علیکم

ا۔ خوند علی حسن ناظم اعلی، سیکریٹری منشی حسن، نائب سیکریٹری علی محمد یوچتکپہ، صدر محمد یعقوب سیریکی، قربان علی صدر نوبرا لداخ، نائب صدر محمد پتواری، ممبر محمد ایوب یوچتکپہ ممبر شمشاد علی تھلوی، ممبر جعفر علی تھلوی، ممبر ابو محمد علی چھوربی اور تمام طلبہ مدرسہ صوفیہ نوربخشی ڈیرہ دون اترا آنچل انڈیا۔

آخوند علی حسن

جی ایچ معروفی فون نمبر

آفس: ۹۲۲۰۴۳۱

رہائش: ۲۸۷۶۲۴۱

موبائل: ۰۳۳۵۵۵۰۸۵۵۱

پتہ: مکان نمبر ڈی۔ ۶۷ گلی نمبر ۱۲
سیکٹر جی۔ سیون تھری۔ ٹو اسلام آباد

منظوم خراجِ عقیدت

مفخرِ علمائے تبت بلبلِ گلزارِ دین — رہبرِ راہِ طریقت متمسکِ شرعِ متین

من ترا نامش بگویم حضرت سلطان علی — پا رسائے باکمال و خوگرِ ذکرِ جلی

ماہرِ نحو و بلاغت منطق و علم الکلام — مستزاد بر ایں حدیث حضرت خیرالانامؐ

عالمے آمد بعہدِ بادشاہِ باکمال — نامِ او ملا حسینِ پارسا شیریں مقال

زو سبق ہا خواندہ شد دریں دیارِ خلق کثیر — از آنہا ممتاز بود سلطان علی بے نظیر

گوہرِ یکتائے بلغار عاشقِ نعم الوکیل — قرۃ العینینِ قاسم بے مثال و بے عدیل

خانۂ خود را بہ بلغار درسگاہ ساختہ بود — تشنگانِ بے شمار را درسِ دین دادہ بود

خاصۂ خاصانِ حق و زینت ایوانِ دین — مفخرِ عہدِ قدیم و متمسک حبل المتین

محسنِ شاہانِ خپلو مردِ حق روشن ضمیر — تاجورِ شعرائے تبت شدد بہر بے نظیر

جدِ بزرگوارِ مفکر بادشاہِ اتقیاء

دانندۂ جملہ علوم و تاجدارِ اولیاء

☆☆☆

فہرست نمائندگان

ماہنامہ نوائے صوفیہ، اسلام آباد

اسمائے گرامی	نمائندگی کا علاقہ	پتہ
غلام مہدی صاحب	سکردو	لائبریرین غوث المتاخرین، مدرسہ شاہ ہمدان، سکردو
غلام محمد صاحب	محمود آباد	کراچی
شمیم رضا کلچی صاحب	خپلو	نمائندہ خپلو، رضا جنرل سٹور خپلو
مولانا شکور علی صاحب	گلگت	خطیب و پیش امام، جامع مسجد کونوداس، گلگت
صوفی غلام علی براہوی صاحب	لاہور	جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ، لاہور
اشرف حسین صاحب	منگلوپور	منگھوپیر کراچی
محمد حسن جنیدی صاحب	کریس	محلہ اوڈوپہ کریس ضلع گانگچھے
محمد حسن دلشاد صاحب	کورنگی، کراچی	عوامی کالونی کورنگی [illegible] کورنگی کراچی۔
محمد علی اسد صاحب	تلس	گاؤں تلس، ڈاکخانہ تلس گانگچھے
ماسٹر حسین صاحب	گمبہ بروس	گمبہ بروس، تھلے
غلام محمد صاحب	حسن آباد	نمائندہ چھوربٹ خپلو، گانگچھے۔
صوبیدار ہوسے علی صاحب	گلشن کبیر	محلہ ترانکژونگ، گلشن کبیر، گانگچھے۔
علی ولد زمان صاحب	غوغونی چن، ہلتکس	محلہ غوغونی چن ہلتکس
غلام عباس صاحب	ژوینو	محلہ ترانکپہ، ژوینو، ہلتکس۔
محمد صادق صدیقی صاحب	سکردو	صدیقی سٹیشنرز، سکردو۔
ماسٹر شکور علی صاحب	سرگیب، خپلو	محلہ سرگیب، خپلو۔
ماسٹر غلام نبی بلغاری صاحب	بلغار	مڈل سکول بلغار، ڈسٹرکٹ گانگچھے۔
مولانا غلام مہدی صاحب	کورو	مدرس محلہ خانقاہ گرونگ کورو، گانگچھے۔
مولانا محسن صاحب	سرمو	بمقام و ڈاکخانہ سرمو خپلو، گانگچھے۔
ماسٹر عبدالکریم صاحب	کھرکوں	کھرکوں کرونگ
محمد ابراہیم فیضی صاحب	یوچنگ	یوچنگ، ڈاکخانہ سرموں، گانگچھے۔
ماسٹر ممتاز علی صاحب	دم سم	ٹیچر، ہائی سکول دم سم، گانگچھے۔
ماسٹر محمد علی صاحب	پرگنوس، تھلے	پرگنوس ہائی سکول تھلے۔
ماسٹر دلشاد علی صاحب	تھلے	ہائی سکول تھلے
ماسٹر مراد علی صاحب	تھلے	تھلے
ماسٹر فرمان علی صاحب	تھلے	بلترو ہائی سکول، تھلے۔
ماسٹر علی شاہ صاحب	کاکرک، تھلے	ڈلتر تھلے۔
صوفی محمد علی صاحب	تھگموس	تھگموس، ڈاکخانہ بیون، گانگچھے۔
محمد الیاس صاحب	۔	لائبریرین غوث المتاخرین لائبریری گرونسکل سرمیک۔
قاری غلام رسول صاحب	شیر تھنگ	خطیب و پیش امام، جامع مسجد شیر تھنگ، سکردو۔
حکیم احمد کوروی صاحب	کشوباغ، سکردو	خطیب و پیش امام، مسجد العارفین، کشوباغ، سکردو۔
نائب صوبیدار غلام حسین صاحب	۔	7 این ایل آئی رجمنٹ۔
اقبال صاحب ولد محمد رضا	خپلو	محلہ چھین خپلو گانگچھے۔
بابو غلام علی صاحب	براہ بالا	بابو غلام علی براہ بالا، ڈاکخانہ براہ
بابو غلام حسین صاحب	غرلیس خپلو	غرلیس، خپلو
محمد شریف دلشاد صاحب	براہ پائین	محلہ کھرفوخ براہ پائین
مولانا غلام محسن صاحب	خپلو پائین	۔
محمد امین شاہ صاحب	لاہور	معرفت انور علی مکان 79، شاہ شمس قاری GORI کاف روڈ لاہور۔
محسن علی (مدرس) صاحب	۔	خانقاہ معلی باقرپی کون خپلو
اکبر جاوید ابدالی صاحب	۔	ابدالی آباد شگر
شاہد صاحب	۔	راولپنڈی
ناصر علی خپلوی صاحب	۔	علی پور، اسلام آباد
غلام عباس صاحب		

☆☆☆